عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۴۰

علماء کرام کا احترام ضروری ہے

بصائر و عبر

مسلمانوں کی ذلت کا سبب کیا ہے

محدث عصر حضرت مولانا

محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

کی ایک فکر انگیز تحریر

خوش آمدید ماہِ رمضان المبارک

فضائل و مسائل رمضان المبارک

شہزادی دلہن اور درویش خاوند

حضرت عزیر علیہ السلام کی وفات اور دوبارہ زندگی

ختمِ نبوت ، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک فضیلت کا بڑا عنوان

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

القرآن

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ (البقرۃ آیت ۱۸۵)

تم میں سے جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اس کو لازم ہے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا سفر میں ہو۔ تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔

الحدیث

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَوَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ فَیُشَفَّعَانِ (مشکوٰۃ ص۱۷۳ ج اول)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ روزے اور قرآن بندے کے حق میں سفارش کریں گے، روزے کہیں گے اے اللہ! میں نے اس کو کھانے پینے اور خواہشات نفسانی سے روکا۔ تو اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔
قرآن کہے گا۔ میں نے اس کو رات کو سونے سے منع کیا تو اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔
.......پس دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

اقوالِ سلف

امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا!

”میں کچھ نہیں چاہتا، ایک فقیر ہوں اپنے نانا کی شریعت پر مر مٹنا چاہتا ہوں۔
اگر کچھ چاہتا ہوں تو صرف اس ملک سے انگریز کا انخلاء“

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت: ۲۵ تا ۳۰ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ
مطابق ۲۳ تا ۲۹ مارچ ۱۹۹۰ء شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر ۴۰

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ مولانا حق نواز جھنگوی ؒ ۔۔۔۔۔۔ ۴
۲۔ چھاج تو بولے چھلنی بھی جس میں سینکڑوں سوراخ (اداریہ) ۔۔۔۔۔۔ ۵
۳۔ شہزادی دلہن اور درویش خاوند ۔۔۔۔۔۔ ۶
۴۔ بصائر و عبر مسلمانوں کی ذلت کا سبب کیا ہے؟ ۔۔۔۔۔۔ ۸
۵۔ علماء کرام کا احترام ضروری ہے ۔۔۔۔۔۔ ۱۱
۶۔ پردہ ۔۔۔۔۔۔ ۱۷
۷۔ حضرت عزیر علیہ السلام کی وفات اور دوبارہ زندگی ۔۔۔۔۔۔ ۱۹
۸۔ تاجدار ختم نبوت کی امتیازی خصوصیات ۔۔۔۔۔۔ ۲۱
۹۔ فضائل اور مسائل رمضان المبارک ۔۔۔۔۔۔ ۲۲

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ۔۔۔۔۔۔ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۔۔۔۔۔۔ ۷۵ روپے
سہ ماہی ۔۔۔۔۔۔ ۴۵ روپے
فی پرچہ ۔۔۔۔۔۔ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان

- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ۔۔۔۔۔۔ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔۔۔۔۔۔ پاکستان
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ۔۔۔۔۔۔ بنگلہ دیش
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود اور یوسف صاحب ۔۔۔۔۔۔ برما
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ۔۔۔۔۔۔ متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ۔۔۔۔۔۔ جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ۔۔۔۔۔۔ برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ۔۔۔۔۔۔ کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب ۔۔۔۔۔۔ فرانس

نارتھ امریکہ

- وینکوور ۔۔۔۔۔۔ جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن ۔۔۔۔۔۔ عامر رشید
- وینی پیگ ۔۔۔۔۔۔ میاں حمید
- ٹورنٹو ۔۔۔۔۔۔ حافظ سعید احمد
- مونٹریال ۔۔۔۔۔۔ آفتاب احمد
- واشنگٹن ۔۔۔۔۔۔ کرامت اللہ
- شکاگو ۔۔۔۔۔۔ محمد عبدالحی
- لاس اینجلس ۔۔۔۔۔۔ مزمل ستید
- سیکرامنٹو ۔۔۔۔۔۔ چوہدری محمد شریف گجوری

بیرون ملک نمائندے

- قطر ۔۔۔۔۔۔ قاری محمد اسماعیل رشیدی
- دوبئی ۔۔۔۔۔۔ قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی ۔۔۔۔۔۔ قاری وصیف الحسن
- برما ۔۔۔۔۔۔ محمود یوسف
- بارباڈوس ۔۔۔۔۔۔ اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ ۔۔۔۔۔۔ لے ۔ کیو ۔ انصاری
- برطانیہ ۔۔۔۔۔۔ محمد اقبال
- اسپین ۔۔۔۔۔۔ راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک ۔۔۔۔۔۔ محمد ادریس
- ناروے ۔۔۔۔۔۔ میاں اشرف جاوید
- افریقہ ۔۔۔۔۔۔ محمد میر افریقی
- ماریشس ۔۔۔۔۔۔ محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ ۔۔۔۔۔۔ اسماعیل ناخدا
- ری یونین فرانس ۔۔۔۔۔۔ عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش ۔۔۔۔۔۔ محی الدین خان
- مغربی جرمنی ۔۔۔۔۔۔ خلیق الرحمٰن
- سنگاپور ۔۔۔۔۔۔ سید میر حسن بخاری

آہ! ظالموں نے اس مجاہد ملت کو کس جرم میں شہید کیا ہے

تحریر: راناخالدعلی جھنگ

۲۲ فروری ۱۹۹۰ء کی شب کو قائد اہل سنت مولانا حق نواز جھنگوی کو نہایت بے دردی سے شہید کر دیا گیا۔ آہ ظالموں نے اس مجاہد کو شہید کر دیا، جو مصائب سے بے پرواہ ہو کر شاہوں کے گریبانوں سے کھیلتا رہا جو ظلم کی دھجیاں اڑاتا اور آلام کی گھاٹیوں میں مسکراتا رہا، جو مصائب کی موجوں میں شناوری کرتا رہا، استبداد کو للکارتا رہا۔ جو ملت کا شیرازہ جوڑتا رہا جو کج روی کی تاریکی میں فکر و شعور کی کرنیں بکھیرتا رہا ــــــ ہائے ظالموں نے کس جری انسان کو شہید کر دیا، جو شعلوں میں گھرا آگ سے کھیلا اور طوفانوں سے ٹکرایا، جو مخالفتوں سے خائف ہوا نہ عداوتوں سے ڈرا، تختہ سے خوف کھایا، نہ پھانسی سے گھبرایا۔ آہ! ظالموں نے کس بہادر انسان کو شہید کیا۔ جس نے عشرت کدوں کو خیرباد کہہ کر زندانوں کو آباد کیا۔ جس نے بلاخوف ولا خوف لائم ہمیشہ سچی بات کہی۔ جس نے مشن کی تکمیل کے لئے سنگلاخ منزلیں طے کیں۔ جس نے مصائب کی آندھیوں میں صداقت کا چراغ جلایا۔ یہ واضح رہے کہ نکر اور نظریہ کبھی نہیں مرتا۔ صدائے انقلاب کبھی نہیں ڈوبتی۔ مولانا حق نواز شہیدؒ انقلاب کی آواز تھے بلکہ خود انقلاب تھے۔ ان کے لئے موت کہاں، مولانا حق نواز زندہ ہیں زندہ رہیں گے

کھلا ہوا رنگ، باوقار چہرہ، کشادہ پیشانی جس پر تدبر کے نقوش نمایاں، مختصر جثہ، قد میانہ، سر پر ٹوپی ہاتھ میں چمکدار کلہاڑی، چہرے پر مسکراہٹ، بول چال سادہ، عجز و انکسار میں ڈھلا ہوا انسان یہ تھے مولانا حق نواز جھنگوی۔

مولانا حق نواز جھنگوی جھنگ کے ایک دور افتادہ گاؤں میں پیدا ہوئے۔ کسے خبر تھی کہ ایک کاشتکار کے ہاں جنم لینے والا بچہ عالمگیر دینی شخصیت بن کر شہرت حاصل کر جائے گا۔ مولانا موصوف نے ابتدائی تعلیم جھنگ کے دیہی علاقے مسن میں حاصل کی۔ پھر دار العلوم عیدگاہ کبیر والا، باب العلوم کہروڑ پکا میں مسلسل آٹھ سال دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ ۱۹۷۱ء میں جامعہ خیر المدارس سے سند فراغت حاصل کی اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک مدرسہ میں معلم کی حیثیت سے پڑھاتے رہے۔ ۱۹۷۳ء سے تادم شہادت جامع مسجد پیپلیاں والی جھنگ صدر میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

شیر اسلام مولانا حق نواز شہیدؒ کی داستان حیات جہد عمل، عزم و ہمت، استقلال، پامردی، جرات و استقامت، شرافت و دیانت، صدق و خلوص، اصول و سرپرستی، دینی و سیاسی بصیرت اور توکل علی اللہ کی آئینہ دار تھی۔ آپ صرف ملک کے ایک عظیم خطیب ہی نہیں بلکہ وسیع النظر روشن خیال عالم دین، حق گو، نڈر مجاہد، صاحب فراست سیاسی رہنما اور اسلامی شرافت و محبت کا ایک ایسا پیکر تھے جنہیں دینی اور سیاسی حلقوں میں یکساں مقبولیت حاصل تھی۔ آپ توحید و سنت کے پرجوش علمبردار اور کفر و شرک کیخلاف سراپا یلغار تھے۔ آپ کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد اسلامی اقدار کی سربلندی، پاکستان میں غیر اسلامی قوانین کی بیخ کنی اور اسلام کی واجب الاحترام شخصیات کے مقام و ناموس کے تحفظ کی آئینی جدوجہد رہا۔ آپ ایک بلند پایہ مقرر اور قرون اولیٰ کے بہادر علماء کی یادگار تھے۔ ان کے استقلال کی داستان سے ذہن مجدد الف ثانیؒ، شیخ الہندؒ اور امیر شریعت کی جرات کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ ملک کے مخصوص سیاسی، اقتصادی، سماجی اور دینی امور کے حل کے لئے ہمیشہ آواز بلند کرتے رہے۔ سیاسی طور پر کل پاکستان جمعیت العلمائے اسلام سے وابستہ تھے۔

امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ ایک ایسے معجز بیاں مقرر اور شعلہ نواز خطیب تھے جن کی آتش نوائی سے پورے ملک میں خلاف اسلام گروہ لرزہ براندام تھے مولانا حق نواز ایسے مرد حق تھے جن کو قدرت نے انداز خسروانہ عطا کر رکھے تھے۔ آپ کے دل میں خوف خدا کے سوا کسی کا خوف نہیں تھا۔ ارباب اقتدار کی ہیبت سے بے نیاز، حکمرانوں کے جاہ و جلال سے بے پرواہ، ان کی زبان نے ہمیشہ ان کے ضمیر کا ساتھ دیا۔ ترجمان اہل سنت مولانا حق نواز شہیدؒ بلاشبہ ایک ممتاز عالم دین، رئیس الواعظین، راہ انقلاب کے شہسوار، مفکر، مدبر، سرخیل کاروان صداقت، زعیم ملت، خیرخواہ امت، اس دھرتی پر دشمنان اسلام کے کھلے اور شہ زور باغی تھے۔ یاراں میں ریشم سے زیادہ نرم، دشمنان دین کے لئے فولاد سے زیادہ سخت، رزم حق و باطل میں اسلام کی شمشیر بے نیام، گفتار و کردار میں اللہ کی برہان، مبلغ قرآن، حق کے ترجمان، علم کے قدر دان، نامور خطیب شان ہر مجلس کی رونق، ہر محفل کی جان، آپ اپنے دور کے عظیم انسان، عہد ساز شخصیت اور سچے عاشق رسولؐ تھے۔

۱۷ ستمبر ۱۹۸۲ء میں مفکر اسلام مفتی محمودؒ کے نام سے منسوب ایک اسلامی ادارہ "جامعہ محمودیہ" کی بنیاد ڈالی۔ شیر اسلام مولانا حق نواز جھنگویؒ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ علماء باہم مل کر کام کریں۔ ملک گیر نظام خلافت راشدہ کے احیاء، ناموس صحابہؓ، حقوق اہل سنت اور استحکام پاکستان کے لئے امیر عزیمت علامہ حق نواز جھنگویؒ نے ۱۹۸۵ء میں نوجوانوں کی ایک تنظیم انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے نام سے قائم کی۔ اس تنظیم نے بے سروسامانی کی حالت میں کافی مؤثر کام کیا۔ مولانا شہیدؒ کی ایک تقریر کا اقتباس ہے۔

"وزارتوں اور صدارتوں کے تحفظ کے لئے قوانین بنانے والے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مطہر جماعت کی توہین پر کیوں چپ ہیں؟ فرقہ واریت کی اسٹیپ لگا کر حکومت ہر اس شخص کو کرش کرنے پر تلی ہوئی ہے جو دین کی بات کرے جو قرآن و سنت کی بات کرے جو استحکام پاکستان کی بات کرے جو اصحاب رسولؐ کی عزت و ناموس کی بات کرے کہ جن کی زبانیں اور جن کے سینے اسلام کا شاخت کا ذریعہ ہے۔ اقتدار کے بھوکو تم ہم جیسے بے سروسامان نہتے اور پرامن لوگوں کو طاقت کے بل بوتے پر ہمیں ہمارے موقف سے ہٹا"

باقی صفحہ ۲۰ پر ملاحظہ فرمائیں

چھاج تو بولے چھلنی بھی جس میں سینکڑوں سوراخ

گزشتہ دنوں قادیانیوں کے بھگوڑے اور بزدل لیڈر مرزا طاہر نے علماء کرام کے خلاف انتہائی نازیبا اور گھٹیا زبان استعمال کی، من جملہ دیگر بکواسات کے ایک بکواس یہ بھی کہ ان میں اخلاقی قوت اور انسانی قدریں، نہیں ہیں اور ان کا کام سوائے شرارت اور گالیوں کے کچھ نہیں ہے۔

اردو میں یہ کہاوت مشہور ہے۔

چھاج تو بولے چھلنی بھی جس میں سینکڑوں سوراخ

یہ کہاوت قادیانیوں اور ان کے لیڈر مرزا طاہر پر بالکل صحیح صادق آتی ہے اس لئے کہ خود ان میں اور ان کے پیشواؤں میں نہ

۱ ۔ نہ اخلاقی قوت ہے ۔

۲ ۔ نہ انسانی قدریں ہیں

۳ ۔ رہیں شرارت اور گالیاں — تو ہمارے خیال میں شرارت کا عالمی مقابلہ کرایا جائے تو مرزا قادیانی جسے یہ لوگ اپنا امام، نبی، مسیح، مہدی۔ حتیٰ کہ محمد رسول اللہ کا درجہ دیتے ہیں (العیاذ باللہ) تو گالیوں کا عالمی چیمپئن قرار پائے گا۔

اخلاقی قوت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ مرزا قادیانی افیمی تھا۔ اور ام الخبائث شراب کا رسیا تھا۔ شراب بھی ولایتی اور عمدہ قسم کی استعمال کرتا تھا۔ شراب تمام برائیوں اور گناہوں کی جڑ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کے گھر میں غیر محرم عورتوں کا ہجوم رہتا تھا اور غیر محرم عورتیں اس کی خدمت پر مامور رہا کرتی تھی۔ بھانو نام کی ایک لڑکی کا واقعہ تو مشہور ہے جو اس کی ٹانگیں دبایا کرتی تھی۔ عورتوں کا ننگے ہو کر غسل کرنا بھی مشہور ہے جو سیرت المہدی نامی کتاب میں مذکور ہے

محمدی بیگم ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی تھی اس کا والد احمد بیگ کسی ذاتی غرض کے لئے مرزا قادیانی کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ آپ کا کام تب ہو سکتا ہے جب اپنی لڑکی محمدی بیگم کا رشتہ میرے ساتھ کر دو احمد بیگ کی غیرت جاگ اٹھی اس نے صاف انکار کر دیا جس پر مرزا قادیانی نے دھن دھونس کے تمام حربے آزمائے لیکن مرزا قادیانی کو منہ کی کھانا پڑی۔ اس کے بعد محمدی بیگم کا دوسری جگہ نکاح ہو گیا۔ تو مرزا قادیانی نے احمد بیگ اس کی لڑکی محمدی بیگم اور داماد سلطان بیگ کی موت کی پیشگوئی دے ماری۔ لیکن اس میں بھی مرزا قادیانی کو ذلت اور ندامت کا منہ دیکھنا پڑا۔ یہ مرزا قادیانی کی "اخلاقی قوت" کا ادنی نمونہ تھا۔ اب ذرا مرزا طاہر کے باپ مرزا محمود کی سنیئے۔

اس نے اپنے ایک "خطبہ" میں ایک الزام کا جواب دیتے ہوئے کہا:

"ایک خط جس میں اس نے تسلیم کیا ہے کہ وہ اس کا لکھا ہوا ہے۔ اس پر یہ تحریر کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ولی اللہ تھے اور ولی اللہ کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے کبھی کبھی زنا کر لیا تو اس میں کیا حرج ہوا۔

پھر لکھا ہے:

"ہمیں مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر اعتراض نہیں۔ کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے (کبھی کبھی زنا پر اعتراض نہیں) ہمیں اعتراض تو موجودہ خلیفہ (مرزا محمود) پر ہے۔ کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔ (مرزا محمود مندرجہ اخبار الفضل ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء)

اس خطبہ سے دو باتیں ظاہر ہوئیں۔ کہ مرزا قادیانی زانی تھا۔ گو وہ کبھی کبھی ایسا کرتا تھا۔ لیکن مرزا محمود کی "اخلاقی قوت" کا جواب نہیں۔ جو ہر وقت زنا میں مشغول رہتا تھا۔ اس کا اقرار خود مرزا محمود کے اس شعر سے بھی ہوتا ہے۔

کیا بتاؤں کس قدر کمزوریوں میں ہوں پھنسا
سب جہاں بیزار ہو جائے جو ہوں میں بے نقاب

یہ تو مرزا قادیانی اور اس کے بیٹے مرزا محمود کی "اخلاقی قوت" اور "انسانی قدروں" کا ایک نمونہ تھا۔ اب ذرا "تہذیب و شرافت" کے نمونے ملاحظہ کیجئے مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی میں یوں گستاخی کرتا ہے۔

"اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں پھر بعد میں سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا؟ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہوگئی۔ (ضمیمہ نصرۃ الحق صفحہ ۱۴۵)

تمام مسلمانوں کے بارے میں مرزا قادیانی اپنی "تہذیب و شرافت" کا یوں نمونہ پیش کرتا ہے:

"کل مسلمانوں نے مجھے مان لیا ہے اور تصدیق کی ہے۔ مگر کنجریوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۸ طبع اول)

"میرے دشمن جنگلوں کے سؤر اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔" (نجم الہدیٰ صفحہ ۱۰)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں یوں بکواس کرتا ہے:

"بعض نادان صحابی" (ضمیمہ نصرۃ الحق صفحہ ۱۲۰)

نام بنام بعض علماء کرام کے بارے میں یوں لکھتا ہے۔

مولانا عبدالحق غزنویؒ کو کہا ———— شیخ چلی کے بھائی، شیطان کے بندے۔ اس کو "والاکرام" بننے کا شوق ہے

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ کے متعلق لکھا:

جاہل بے حیا، خبیث طبع، نجاست پیر صاحب کے منہ میں کھلائی، کذاب دروغ گو، مزوّر، خبیث، بچھو کی طرح نیش زن، اے گولڑہ کی زمین تجھ پر خدا کی لعنت تو ملعون کے سبب ملعون ہوگئی۔ فرومایہ، کمینہ، گمراہی کے شیخ، دیو، بدبخت۔

یہ ہم نے مرزا قادیانی کی "تہذیب و شرافت" کے چند نمونے پیش کئے ہیں۔ اگر ہم اس کی تمام بکواسات اور خرافات پیش کریں تو اس کے لئے ایک دفتر درکار ہوگا۔

مرزا طاہر خود جواب دے کر کیا تمہارے "اخلاقی قوت" "انسانی قدریں" یہی نہیں ہیں۔ جو ہم نے بطور نمونہ اوپر پیش کی ہیں۔ تم علماء کو الزام دیتے ہو خود اپنے دادا اور باپ کی اخلاقی قوت اور انسانی قدروں پر ایک نگاہ ڈال لیتے پھر علماء کرام کو الزام دیتے بھی اچھے لگتے

"یہاں چلتے چلتے مرزا قادیانی کا فتویٰ بھی پیش کر دیں۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے۔

"کسی شخص کو جاہل، نادان، دنیا پرست، مکار، فریبی، گنوار، متکبر وغیرہ الفاظ کہنے والا شریفوں اور منصفوں کے اور نیک سرشت لوگوں کے نزدیک گندہ طبع اور بدزبان ہوتا ہے۔" (مفہوم اشتہار ۹ ستمبر ۱۸۹۵ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۴ صفحہ ۱۴)

لہٰذا ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی خود اپنے فتوے کے مطابق گندہ طبع اور بدزبان تھا۔ اور جب وہ گندہ طبع اور بدزبان تھا۔ تو اس کی پوری ذریت اور خاندان ایسا ہی ہے جس میں بذات خود مرزا طاہر بھی شامل ہے۔

شہزادی دلہن اور درویش خاوند

از علامہ طالوت مدنی

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد
خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

کرمان کے بادشاہ نے شیخ جلیل شاہ کرمانیؒ کے پاس پیغام بھیجا۔ اور کہا، جو آپ کو پسند فرمائیں۔ میری بیٹی شہزادی کی شادی کر دیں۔

یہ پیغام پاکر شیخ نے شہر کی مسجد میں پھرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ ایک نوجوان کو اچھی طرح سے نماز پڑھتے دیکھا۔ اس کے پاس جا بیٹھے۔ اور کہا۔

"کیا تو شادی شدہ ہے؟"

اس نے کہا "نہیں"۔

شیخ نے کہا "کیا تو ایسی بیوی چاہتا ہے۔ جو قرآن کی عالم ہو، نماز پڑھتی ہو، روزے رکھتی ہو، حسین و جمیل اور پاکدامن ہو"۔

نوجوان نے حسرت سے کہا کہ ایسی بیوی سے مجھے کون بیاہے گا؟

شیخ نے کہا "میں بیاہوں گا۔ جاؤ ولیمے کی تیاری کرو

روٹی کے دو ٹکڑے اور تھوڑا سا سالن اور تھوڑی سی خوشبو بس کافی ہے"۔

چنانچہ اتنے سے ولیمے پر شیخ نے نوجوان کو بادشاہ کا داماد بنا دیا۔ جب شہزادی خاوند کے گھر آگئی۔ تو اس کے گھر میں سوا سوکھی روٹی کے اور کچھ نہ تھا۔ خاوند سے پوچھا "یہ روٹی کیسی ہے"۔

اس نے کہا کل کی پکی ہوئی روٹی ہے۔ میں نے آج روزے کی افطاری کے لئے رکھ چھوڑا ہے"۔

یہ سن کر شہزادی نے خاوند سے رخصت چاہی۔ خاوند بولا "مجھے پہلے ہی معلوم تھا۔ بادشاہ کی بیٹی میری محتاجی پر صبر نہیں کر سکے گی۔ اور نہ ہی میرے جیسے مسکین کو بحیثیت خاوند قبول کرے گی"۔

شہزادی نے فوراً جواب دیا میں تیری محتاجی کے باعث نہیں جاتی بلکہ میں تیرے جیسے کمزور ایمان کے آدمی کی بیوی نہیں بننا چاہتی۔ مجھے تجھ پر تعجب نہیں بلکہ اپنے باپ پر افسوس ہے۔ جس

نے میرا نکاح کرتے وقت میری رضامندی اس شرط پر حاصل کی تھی کہ وہ مجھے پرہیزگار نوجوان کے ساتھ بیاہ رہا ہے حالانکہ تیرے جیسا شخص کیسے پرہیزگار ہو سکتا ہے۔ جسے خدا پر اتنا اعتماد نہیں کہ وہ اسے شام کا کھانا کھلائے گا۔ اور روٹی رکھ چھوڑی ہے کہ کہیں فاقے سے مر نہ جائے۔"

نوجوان نے کہا میں معذرت خواہ ہوں اور معافی چاہتا ہوں۔ شہزادی نے کہا مجھے تیرے عذر سے کچھ واسطہ نہیں۔ میں صرف اس شرط پر گھر میں رہنے کو تیار ہوں کہ تو اس روٹی کو گھر سے نکال دے۔

جوان نے شہزادی کی قوت ایمانی پر انتہائی رقت میں روتے ہوئے روٹی کو خیرات کر دیا۔

ایسی ہی عورتوں کی تعریف کرتے ہوئے عرب شاعر نے خوب کہا۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔

یعنی۔ اگر تمام عورتوں کی ایمانی استقامت ایسی ہوتی (جیسی کہ اس شہزادی کی تھی) تو یقیناً عورتوں کا مرتبہ بلند ہوتا۔ کیوں کہ جیسے سورج کے لئے مؤنث ہونا کوئی عیب نہیں۔ ایسے ہی چاند کی تذکیر اس کے لئے باعث فخر نہیں۔ عربوں کا قاعدہ ہے کہ سورج کے لئے عام طور پر مؤنث ضمیر استعمال کرتے ہیں۔ جبکہ چاند کے لئے مذکر ضمیر لاتے ہیں۔ حالانکہ چاند کی کیا مجال کہ روشنی اور حجم میں سورج کے برابر ہو سکے۔

بتانا یہ مقصود ہے کہ جس طرح چاند کی تذکیر سورج کی تانیث کو عیب ناک نہیں بناتی۔ ایسے ہی مردوں کی تذکیر عورتوں کی تانیث کو نیچا نہیں دکھا سکتی۔ جب کہ عورتیں ایمان اور اخلاق میں۔ سورج دار بڑھ سکتی ہیں۔

اسلام میں عورتوں کا مرتبہ مردوں کے برابر ہے۔ مگر معاشرتی بندوبست نے عورتوں کو ان کی کمزور جسمانیت کی وجہ سے مردوں کے ماتحت کر رکھا ہے۔

تاریخ تمدن کی یہ ازلی حقیقت ہے کہ ہمیشہ عورتوں نے خانوادوں کی قابلیت اور نااہلیت کا رخ پلٹا ہے۔ آپ کو آج بھی ان گنت ایسی مثالیں ملیں گی جہاں نااہل خاندانوں میں قابل ماؤں نے لائق فرزند پیدا کر کے کنبوں کی کایا پلٹ کر دی ہے۔ اور ایسے ہی اس کے برعکس بری مائیں عام طور پر بودی ثابت ہوتی ہیں۔ اور اپنی بودی تربیت کی بنا پر معصوم نونہالوں کا ستیاناس کر رہی ہیں۔

اس حکایت میں ہمیں واضح طور پر دکھائی دیتا ہے کہ بادشاہ جیسا فارغ البال آدمی اپنے معاشرتی اور اسلامی فریضہ کو کس گرمجوشی کے ساتھ ادا کر رہا ہے۔

اس نے اپنی بیٹی کو ناز و نعمت میں پالا ہے۔ اور تاعدہ ہے۔ ایسے بچے عموماً خراب حال ہوتے ہیں۔ مگر اس نے اسلامی ماحول اور تعلیم سے شہزادی کو ایک ولی کے مرتبہ تک پہنچا دیا ہے۔ اس کے نکاح کی ذمہ داری ایک بزرگ کے کندھوں پر ڈالی ہے۔ تاکہ انتخاب پورا پورا صحیح ہو سکے۔ بادشاہ ہوتے ہوئے بھی اسے ایک مفلس سے بیٹی بیاہتے ہوئے عار نہیں آئی۔ کیوں کہ منتخب داماد پکا نمازی اور دیندار ہے۔ اور پھر شہزادی کی دینی استقامت کا کیا کہئے۔ وہ ایک پرہیزگار خاوند کو اور زیادہ پرہیزگار بنانے لگی ہے۔

وہ ایمان کی دولت سے اس حد تک سرشار ہے کہ ایک ویرانے سے ویران گھرانہ بھی اس کے لئے محل سرا سے بڑھ کر ہے۔ جب کہ اس کا رفیق حیات اس کی شمع پر کا مسلمان ہے۔

بقیہ علماء کرام کا احترام

ظلم کئے ہوتے ہیں بدون اس کے کہ ان پر زیادتی کریں اس پر حضرت ابوبکر جصاص رازیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اور بہت سی جگہوں پر تو ہمارے لئے حقوق العباد کے سلسلے میں عفو و درگزر کرنے ہی کو مندوب فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ **وان تعفوا اقرب للتقوی** اور فرمایا کہ **فمن تصدق به فهو كفارة له** اور فرمایا اور یہ آیتیں کچھ منسوخ بھی نہیں لیکن حق تعالیٰ کا یہاں یہ ارشاد فرمانا **والذين اذا اصابهم البغي هم ينتصرون**۔ اس کا ذکر استجابتہ للہ اور اقامت صلوٰۃ کے بعد ہی متصلاً ہے اس لئے انتصار کی مدح اور فضیلت نکلی چنانچہ ابراہیم نخعی نے جو فرمایا کہ لوگ مومنین کے لئے پسند نہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے ذلیل کریں تاکہ فساق و فجار کی جرأت نہ بڑھے بس یہ انتصار کی فضیلت اس شخص کے مقابلہ میں ہے جو تعدی کرے اور اس پر اصرار کرے اور جہاں نصوص میں عفو کا حکم اور ترغیب ہے تو وہ اس جگہ ہے کہ قصور کرنے والا اپنے کئے پر نادم ہو اور آئندہ کے لئے اس کام کے ترک کرنے کا عزم کر چکا ہے۔

انتقال پر ملال

انتہائی درد و غم کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مفتی محمود حسن بلند شہری استاذ العلوم دیوبند کے والد محترم حافظ عبداللہ صاحبؒ، ۲ جمادی الثانیہ ۱۴۱۰ھ جمعہ بعد نماز مغرب اس دار فانی سے رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون الحمدللہ مرحوم کی ایک نماز بھی قضاء نہ ہوئی۔ نہایت نیک اور اکابر سے گہرا تعلق رکھنے والے تھے ان کی تدفین ان کے وطن املیا ضلع بلند شہر (انڈیا) میں ہوئی اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ (آمین)۔

نصرت الحاج

مصنف: الحاج نصرت علی صدیقی

اس کتاب میں فقہ حنفی کے مطابق مناسک حج سے متعلق تمام مسائل کو خوب سے خوب تر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ معتبر علماء سے تصدیق شدہ ہے۔

مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۴

بصائر و عبر

مسلمانوں کی ذلت کا باعث کیا ہے؟

محدث عصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری قدس سرہ کا پیغام امت مسلمہ کے نام

حضرت بنوری کا یہ مقالہ اگرچہ ۱۹۷۲ء میں شائع ہوا تھا مگر آج کے حالات بھی اس آئینہ میں دیکھیں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آج کل کے حالات پر ہی لکھا گیا تھا

ادارہ

تمام امت اسلامیہ کا شیرازہ منتشر ہو چکا ہے، ہر جگہ اضطراب ہی اضطراب ہے، نہ حکمران کو چین نصیب ہے، نہ محکوم آرام کی نیند سو سکتے ہیں۔ مصیبت بالائے مصیبت یہ کہ کوئی بھی صحیح علاج نہیں سوچ رہا ہے، جو زہر ہے اس کو تریاق سمجھ لیا گیا ہے، جو تباہی و بربادی کا راستہ ہے اس کو نجات کا راستہ سمجھا جا رہا ہے، جو تدبیریں شقاوت کو دعوت دے رہی ہیں، انہی کو ذریعہ سعادت خیال کیا جا رہا ہے۔ ماسکو، یا واشنگٹن تمام جہنم کے راستے ہیں، کوئی بھی سرور کونین صلعم کے مدینہ کا راستہ جو سراسر نجات و سعادت کا اہم ترین وسیلہ ہے نہیں سوچ رہا ہے، جو صراط مستقیم جنت کو جا رہا ہے اس سے بھٹک گئے ہیں۔ نامعلوم کہ ارباب عقول کی عقلیں کہاں چلی گئیں؟ ارباب فکر کیوں فکر سے عاری ہو گئے؟ آخر تاریخ کی یہ عبرتیں کہاں چلی گئیں؟ حقائق سے چشم پوشی کیوں کی جا رہی ہے؟ خاکم بدہن ایسا تو نہیں کہ تکوینی طور پر امت پر تباہی و بربادی کی مہر لگ جاتی ہے؟ اس امت کا زوال مقدر ہو چکا ہے؟ عروج کا دور ختم ہو گیا ہے؟ حق تعالیٰ نے تو اسلام اور صرف اسلام کی نعمت کو آخری نعمت فرمایا تھا اور یہ صاف اور صریح اعلان تھا کہ اس کے سوا کوئی رشتہ و رابطہ کوئی دین و مسلک قابل قبول نہ ہوگا، نجات اسی دین اور اسلام میں ہے اور اسی دینی رابطہ میں فلاح و سعادت ہے، باقی تمام راستے شقاوت و ہلاکت اور تباہی و بربادی کے راستے ہیں۔ اور یہ ابدی اعلان آج بھی حق تعالیٰ کے آخری پیغام میں کیا جا رہا ہے۔

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ ۚ (اور جو کوئی چاہے سوا اسلام کے حکم برداری کے اور دین سو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا۔)

(ترجمہ شاہ عبدالقادر)

اور سورۃ عصر میں تاریخ عالم کو گواہ بنا کر پیش کیا گیا ہے کہ جن دلوں میں ایمان باللہ، عمل صالح، تواصی بالحق اور تواصی بالصبر یہ باتیں نہیں ہوں گی ان کا انجام تباہی اور بربادی ہے۔ کیا اسی اسلام سے روگردانی کی اتنی بڑی سزا پاکستان اور پاکستانیوں کو نہیں ملی کہ چند لمحوں میں بارہ کروڑ آبادی کا عظیم ملک ۵ کروڑ کا چھوٹا سا ملک بن گیا۔ کیا بنگلہ دیش کے تفرقہ سے دونوں طرف کے مسلمان عذاب الٰہی میں مبتلا نہیں ہوئے؟ اسلامی روابط اتحاد و اخوت ختم کر کے کیا دولت کمائی؟ آخرت سے پہلے دنیا کی کمائی اور خسران و تباہی بھی دیکھ لی۔ افسوس کہ وہی غیر اسلامی ہتھکنڈے یہاں مغربی پاکستان میں دہرایا جا رہا ہے، وہی سندھی، پنجابی، بلوچی اور پٹھان کے ملعون نعرے یہاں بھی ابھر رہے ہیں۔ ارحم الراحمین کے غضب کو دعوت دینے والی صورتیں اختیار کی جا رہی ہیں، ملحد فاسقین جن کا ڈورا باہر کے شیاطین کے ہاتھ میں ہے اسلام اور مسلمانوں پر ایک اور کاری ضرب لگانے کی فکر میں لگ گئے ہیں۔

فانا للہ وانا الیہ راجعون

نہ ارباب حکومت مرض کا صحیح علاج سوچ رہے ہیں، نہ ارباب دین دین کے تقاضوں کو پورا کر رہے ہیں، اور نہ ارباب قلم اور اصلاح حال پر خرچ کر رہے ہیں۔ غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم کا آخرت پر یقین یا تو ختم ہو گیا ہے یا کمزور ہو گیا ہے کہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ جنت و جہنم اور حیات ابدی کے تصور سے دل و دماغ خالی ہو گئے ہیں، تمام نعمتیں اور آسائشیں صرف دنیا کی چاہتے ہیں، سبب مرض یہ ہے یعنی دنیا کی محبت اور آخرت سے غفلت تو اب رہنمایان قوم کا فرض یہ ہے کہ اسی کا تدارک کریں اور اسی کا علاج سوچیں۔ گزشتہ چند ہی سالوں کے تجربات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ جو طریقہ علاج کا سوچا گیا اور عملاً اس کو اختیار بھی کیا گیا۔ وہ صحیح قدم نہ تھا۔ اخبارات جاری کیے گئے، جلوس بھی نکالے گئے، مظاہرے بھی کیے گئے، جھنڈے بھی اٹھائے گئے، نعرے بھی لگائے گئے، الیکشن بھی لڑے گئے، کچھ ممبر بھی منتخب ہو گئے، اسمبلی ہالوں میں بھی پہنچ گئے، کچھ تقریریں بھی کیں، کچھ تجویزیں بھی پاس ہوئیں لیکن یہ سب نقار خانے میں طوطے کی آواز بن کر رہ گئے۔ قوم سے چندے کیے گئے، کروڑوں روپے خرچ بھی کیے لیکن قوم جہاں تھی کاش وہیں رہتی، ہزاروں میل پیچھے ہٹ گئی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ تدابیر اختیار نہ کی جائیں اور یہ بالکل عبث اور ضیاع وقت ہے لیکن اتنا تو واضح ہو گیا کہ یہ پورا علاج نہیں، یا اصل علاج نہیں اور یہ نسخہ مفید ثابت نہ ہوا، مرض کا ازالہ اس سے نہیں ہو سکا۔ بہرحال ان سیاسی تدبیروں کے ساتھ اب دینی سطح پر کام کی ضرورت ہے۔ اگر آپ کا ذوق اس بات کا متقاضی ہے کہ سیاسی تدبیریں اختیار کی جائیں، اور سیاسی حربے بھی استعمال ہوں اور آپ کی طبیعت اور ذوق ان وسائل کو ترک کرنے پر آمادہ نہیں اگرچہ ہماری دیانتدارانہ رائے یہی ہے کہ ان کی حقیقت ایک سراب سے زیادہ نہیں اور "کوہ کندن و کاہ برآوردن" والی مثال صادق آتی ہے، فقط اور سطحی طور پر فائدے ہیں لیکن تاہم اگر آپ کا ذوق تسلیم نہیں کرتا تو ترک نہ کیجئے لیکن اصلی اور حقیقی و بنیادی کام اصلاح معاشرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس مخلوق کو بھولا ہوا سبق یاد دلائیں۔ انبیاء کرام اور معلمین امت کے طریقوں پر آسمانی ہدایات کی روشنی میں اصلاح کا بیڑا اٹھائیں، اور اپنی پوری طاقت انفرادی، اجتماعی اصلاح امت پر خرچ کریں۔ گھر گھر، بستی بستی پہنچ کر دعوت الی الخیر کا ربانی پیغام پہنچائیں، اجتماعات ہوں تو اسی مقصد کے لئے، جلسے اگر ہوں تو اسی بنیاد پر، مجلات ہوں تو اسی کام کے لئے، اخبارات کے صفحات ہوں تو اسی مقصد کے لئے، اور کوشش کریں کہ اگر حکومت کے وسائل حاصل ہوں اور ریڈیو وغیرہ کی پوری طاقت بھی اسی پر خرچ ہو تو چند مہینوں میں یہ فضا تبدیل ہو سکتی ہے۔ بہرحال اس وقت تو یہ آرزو قبل از وقت ہے کہ حکومت کی سطح پر جو وسائل نشر و اشاعت ہیں وہ ایمان کی روح سے آراستہ ہوں اور ایمانی حرارت ان میں جلوہ گر ہو، ان کے ذریعہ اصلاح ہو۔ اب ضرورت اس کی ہے کہ آج کی نسل خدا ترس بن جائے

ان کی اصلاح ہو جائے یہ نسل کل حکمران ہو، تو تمام تر وسائل نشرو اشاعت اور خبر رساں ایجنسیاں سب کے سب اشاعت اسلام اور تزکیہ اخلاق کے سرچشمے ہوں۔ پوری قوم نہ سہی اکثریت یا قابل اعتبار اہم اقلیت کی ہی اصلاح ہو جائے تو کل کرسی صدارت یا کرسی وزارت یا منصب سفارت ہو یا وسائل نشرو اشاعت بجائے سب کے سب تبلیغ اسلام و تعلیم دین کے مراکز بن سکیں گے اب تو یہ حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ پاسبان خود چور بن گئے ہیں۔ جو رہبر تھے وہ رہزن بن گئے ہیں تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں "عیاں راچہ بیان" جو صورت ہے وہ سامنے ہے۔

خلاصہ یہ کہ اس وقت دین کی اہم ترین پکار یہی ہے کہ خدا کے لئے اٹھو اور خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ، اور سفینہ حیات کو ساحل مراد تک پہنچانے کی پوری پوری جدوجہد کرو۔

"ریز پیر چیز پیش نظر رہے کہ طاغوتی طاقتیں اور تمام فتنہ و فساد سرچکا رہیں اور نہایت تیزی سے سیلاب آ رہا ہے کمزور و ناتواں کوشش کافی نہیں فساد معاشرے میں ایٹم کی رفتار سے پھیل رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ کیڑے مکوڑوں کی رفتار سے مقابلہ کیا گیا تو کیونکر اصلاح ممکن ہو گی؟ خدارا یہ آگ جو لگ چکی ہے جلد سے جلد بجھانے کی کوشش کرو، ورنہ تمام قوم و ملک اس کے شعلوں کی نذر ہو جائے گا افسوس و تعجب سے کہنا پڑتا ہے کہ اگر کسی کے گھر میں آگ لگ جاتی ہے تو وہ فوراً بجھانے کی تدبیر میں لگ جاتا ہے کوئی کوتاہی نہیں کرتا لیکن دین اسلام کے گھر میں آگ لگی ہوئی ہے صدیوں کا جمع کیا ہوا ذخیرہ نذر آتش ہونے کے قریب ہے لیکن ہم اطمینان سے بیٹھ کر تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

ہمارے ملک میں جو بحران دو ڈھائی سال سے چل رہا ہے وہ مشرقی پاکستان کو موت کی نیند سلانے کے بعد بھی تھمنے میں نہیں پایا۔ بلکہ اس کا سارا زور سمٹ کر اب نیم جان مغربی پاکستان پر لگا ہوا ہے مریض کے حالات اتنے غیر یقینی اور مستقبل بھیانک ہے کہ احاطہ تحریر میں لانا ممکن نہیں، ہم علماء سے، طلبہ سے، حکام سے، صحافیوں سے، وکیلوں سے، کسانوں سے، مزدوروں سے اور سرادنیٰ و اعلیٰ سے خدا کے نام پر یہ اپیل کرتے ہیں کہ اگر اس ملک کی اور خود اپنی زندگی مطلوب ہے اگر ہمارے دل پتھر، ہمارے ذہن مفلوج، ہمارے دماغ ماؤف اور ہمارے اعضاء شل نہیں ہو گئے ہیں اور اگر ہمارے بدن میں زندگی کی کوئی رمق اور ہماری آنکھوں میں عبرت و غیرت کا کچھ پانی ابھی موجود ہے تو سارے دھندے چھوڑ کر سارے ضروری کام ملتوی کر کے اور سارے مشاغل سے ہٹ کر چند دن کے لئے دعوت الی اللہ کا کام کرنا ہوگا اس کے لئے سب کو نکلنا ہوگا۔ سب کے پاس جانا ہوگا در بدر کی ٹھوکریں کھانی ہوں گی اگر ملک کا معتدبہ حصہ اس فرض کو انجام دینے کے لئے اٹھ کھڑا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس ملک کی اور اس کے ساتھ ہماری بقاء کا فیصلہ فرما دیں گے اور پھر بھارت اور روس بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔

اور اگر ہم بدستور اپنی اپنی لے میں مست اور اپنے اپنے کام میں مگن رہے اور دعوت الی اللہ کے لئے اپنے اوقات اپنے مال اور اپنی جان کو خرچ کرنے کی ہمت نہ کی تو خدا ہی جانتا ہے کہ اس فرض ناشناسی کی پاداش کن کن شکلوں میں ظاہر ہوگی، ہماری تدبیریں ہماری حکومتیں ہماری وزارتیں ہماری اسمبلیاں، ہمارے وسائل خدا کے فیصلے کو نہیں بدل سکتے۔

میٹنگیں بلانے، عمائد کو جمع کرنے، اتحاد کے نعرے لگانے اور مشترکہ لائحہ عمل تیار کرنے پر بہت وقت ضائع کیا جا چکا ہے اب وقت نہیں ایک لمحہ کی مہلت دینے کو بھی تیار نہیں نہ دعوت و اصلاح کے خاکے مرتب کرنے پر مزید اضاعت وقت کی ضرورت ہے، مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ والی تبلیغی تحریک ہی بس امید کی آخری کرن ہے، اپنے ذوق اپنے تقاضوں اور اپنے اختلافات کو ایک طرف رکھ دیجئے، ملت کی شکستہ کشتی کے ٹوٹے ہوئے اس تختہ کو جس پر پانچ کروڑ نفوس سوار ہیں، اگر بچانا ہے تو بس یہی ایک تدبیر ہے کہ ہم سب اخلاص کے ساتھ خفافاً وثقالاً اس کام کے لئے نکل کھڑے ہوں اور دعوت کے کام کو سیکھیں اور کریں ہم ایک بار پھر علماء اور دانشور طبقہ سے عرض کریں گے کہ خدارا مقتضائے حال کو سمجھو ہمارے موجودہ مشاغل ہمارے پاؤں کی زنجیر بن جائیں گے۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے دعوت و اصلاح کی محنت والا کام نہ سنبھالا گیا اور ہماری بے اتفاقی لاپرواہی اور بے اعتنائی کی یہی کیفیت رہی جو اب تک ہے تو وقت کا فیصلہ بڑا ہی شدید اور بھیانک ہوگا مشرق والوں کو اس کا تجربہ ہو گا ہے۔ ہمیں اس سے عبرت پکڑ لینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں اور ملت بیضاء کی حفاظت کا آخری امت کو نصیب فرمائیں۔

کچھ دن ہوئے لاہور کے ایک صاحب کا گرامی نامہ موصول ہوا ہم اس مکتوب اور اس کے ساتھ منسلکہ خواب کو بعینہٖ دعبر کی مناسبت سے یہاں پیش کرتے ہیں۔

..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ۹، ۱۰، جنوری کی درمیانی کی درمیانی شب کو میں نے ایک خواب دیکھا جس کی کاپی جناب کو روانہ کر رہا ہوں اس خواب میں میں نے کچھ علماء کو جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں بیٹھے دیکھا ہے جن میں ایک آپ بھی ہیں پہلی صف میں مولانا مفتی محمد حسن، مولانا محمد یوسف دہلوی، مولانا عبدالقادر رائے پوری مولانا عنایت اللہ شاہ بخاری اور جناب مولانا محمد یوسف بنوری، تشریف فرما ہیں۔

پچھلے سے پچھلے رمضان المبارک میں ایک خواب دیکھا تھا جس میں دیکھا تھا کہ چاند اپنی گولائی میں موجود ہے اس پر پاکستان کا نقشہ بنا ہوا ہے مشرقی حصے کے نقشہ پر یہ حروف

ARFI JEWELLERS
عارف جیولرز

FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY

ممتاز زیورات ——— منفرد ڈیزائن

A Perfect Setting for a perfect Woman. Where trust is a Tradition.

ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK C HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

فون: 626236

لکھتے ہیں۔

سمعلت الارض واھلھا

ہم اس سرزمین اور اس یہاں کے بسنے والوں کو عنقریب ہلاک کردیں گے

اب خواب کے بعد جو یہاں نقل کیا جارہا ہے۔ طبیعت خاصی پریشان ہے سوچتا ہوں کہ اس پیغام کا حق کیسے ادا ہو۔ امید ہے آپ کوئی تسلی بخش جواب دیں گے۔

والسلام

خواب اور پیغام

جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکان میں تشریف کی جانب رخ کئے ایک ممبر پر تشریف فرما ہیں میں آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہوں اور ایک دبلے پتلے گورے چٹے بزرگ آپؐ کی دائیں جانب کھڑے ہیں علماء کا ایک گروہ بھی حاضر خدمت ہے ایک عالم دین کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پاکستان کے معاملات بیان کررہے ہیں۔ واقعات سناتے ہوئے جب وہ یہ کہتے ہیں "پھر یا رسول اللہ! ہندوستان کی فوجیں فاتحانہ انداز میں ہمارے ملک میں داخل ہوگئیں" تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں سے اپنی پیشانی تھام لیتے ہیں۔ اور آپ کی آنکھوں سے لگاتار آنسو بہنے لگتے ہیں۔ یہ دیکھ کر تمام محفل پر گریہ طاری ہو جاتا ہے۔ اور بعض حضرات تو چیخیں مار کر رونے لگتے ہیں۔

کچھ دیر بعد آپؐ علماء کی جماعت کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے ہیں "اس عظیم حادثہ پر ملائکہ بھی غمزدہ ہیں مگر ان کو تمہارے اعمال کی بدولت تمہاری مدد کے لئے نہیں بھیجا گیا" پھر آپؐ کا چہرہ انور سرخ ہوگیا آپؐ فرماتے ہیں۔

"تمہیں معلوم ہے تمہاری اسی مملکت میں میری نبوت کا مذاق اڑایا گیا۔ میرے صحابہ کی گالیاں دی گئیں۔ اور میری سنت کی تضحیک و اہانت کی گئی اس کے بعد آپؐ نے فرمایا۔

اے جماعت علماء امت کو میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ جب تک حکام عیاشی ظلم اور تکبر نہیں چھوڑیں گے۔ اغنیاء جب تک بخل، حق تلفی اور بے حیائی ترک نہیں کریں گے۔ علماء جب تک کتمان حق، حرص دنیا اور ریاکاری و خود نمائی سے باز نہیں آئیں گے عورتیں جب تک بدکاری، ناچ رنگ، فحش گانے، شوہروں کی نافرمانی اور عریانی اور بے پردگی نہیں چھوڑیں گی اور پوری قوم جب تک جھوٹی گواہی غیبت زنا، لواطت، شراب نوشی، سود خوری اور اعمال شرک سے توبہ نہیں کرے گی یاد رکھو اس وقت تک عذاب الٰہی سے نہیں بچ سکتی"۔

آپؐ نے فرمایا "تم مجھے ان باتوں کو ترک کردینے کی ضمانت دو میں تمہیں دنیا و آخرت کی بھلائی کی ضمانت اور دشمن پر غلبہ کی بشارت دیتا ہوں لیکن تم اگر اب بھی ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں ہو تو خوب یاد رکھو عنقریب ایک سخت ترین عذاب بصورت نفاق آنے والا ہے جس سے تمہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں بچا سکتا"۔

(العیاذ باللہ)

اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا ... ان اللہ شدید العقاب

اور تم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص انہی لوگوں پر واقع نہیں ہوگا جو تم میں ان گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں (بیان القرآن)

اس آیت کے سنتے ہی ہم سب پر گریہ سا طاری ہوگیا ہم سب رو رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہ آیت دہراتے تھے

وتوبوا الی اللہ جمیعا ایھا المومنون لعلکم تفلحون ٥

اور اے مسلمانو! (تم سے جو ان احکام میں کوتاہی ہوگئی تو) تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ (بیان القرآن)

اس پر مزید کسی تبصرے کی ضرورت نہیں "عذاب بصورت نفاق" کی تعبیر صوبائی عصبیت، گروہی مفادات کا وہ طوفان ہے جو ملک کے در و دیوار سے ٹکرا رہا ہے جس میں علماء، صلحاء اور عوام و حکام سب بہے جا رہے ہیں۔ اور جسے برپا کرنے میں اوپر سے نیچے تک تمام عناصر اپنی پوری قوتیں صرف کر رہے ہیں، پورا ملک آتش نفاق کے مہیب لہروں کی لپیٹ میں ہے جس پر توبہ و استغفار، تضرع و ابتہال اور دعوت الی اللہ کے ذریعے آج تو قابو پایا جا سکتا ہے مگر کچھ دن بعد یہ تدبیر کارگر نہیں ہوگی اور پھر خدا ہی جانتا ہے کہ کیا حالات ہوں گے کون رہے گا اور کس کی حکومت ہوگی اور انسان محکوموں کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائیں اور پوری امت کو اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرمائیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ صفوۃ البریۃ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

اعتکاف میں غسل

(س) روزہ کی حالت میں انجکشن لگوانے کے بارے میں از روئے شریعت کیا حکم ہے؟ انجکشن گوشت میں یا رگ میں یا پیٹ میں کیا لگوا سکتا ہے؟

(ج) انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

گجرات میں ۲۰ قادیانیوں کا قبول اسلام

گجرات کے نواحی گاؤں گریلی میں ایک قادیانی خاندان نے مولانا محمود الحسن توحیدی کے ہاتھ پر قادیانیت سے توبہ کرلی۔ خاندان کے ارکان کی تعداد ۲۰ بتائی گئی ہے۔ جن میں چوہدری محمد ارشد چوہدری غلام رسول اور منور محمود شامل ہیں اس امر کا اعلان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گجرات کے ناظم اعلیٰ چوہدری محمد خلیل قادری نے ایک اخباری بیان میں کیا۔

علماء کرام کا احترام ضروری ہے

از حضرت علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ

ترجمہ و توضیح مولانا وصی اللہ الہ آباد

علماء شرع کا احترام وتأدب اور ترک ایذاء واجب ہے!

علماء ربانی اور مشائخ حقانی کا ادب اور احترام شرعاً واجب ہے نیز ان کی ہر قسم کی ایذاء سے جس کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ بچنا ضروری ہے جیسے عناد یا حسد کی وجہ سے ان کا انکار کرنا وغیرہ چنانچہ روح المعانی میں ہے:۔

نعم من اتصف بصفات الاولیاء ظاهراً يجب تعظيمه واحترامه والتأدب معه والكف عن ايذائه بشئ من انواع الايذاء التى لامسوغ لها شرعاً كالانكار عليه عناداً اوحسداً

(روح المعانی صہ۲۳ ج۱۱)

ہاں جو شخص کہ بظاہر اولیاء کی صفات سے متصف ہو تو اس کی بھی تعظیم احترام اور اس کا ادب کرنا واجب ہے اور ہر اس نوع کی ایذا رسانی سے رکنا ضروری ہے۔ جس کی شرعاً اجازت نہ ہو۔ مثلاً محض عناد یا حسد کی وجہ سے اس کا انکار کرنا وغیرہ (روح المعانی)

عالم سے بلا کسی سبب ظاہری کے بغض رکھنا بوجہ اس کے کہ یہ مرادف ہے شریعت سے بغض رکھنے کے کفر ہے

فقہ اکبر جو امام ابوحنیفہؒ کی تصنیف ہے اس کی شرح شرح فقہ اکبر جو ملا علی قاریؒ کی نہایت معتبر کتاب ہے اس میں علم اور علماء کی تعظیم کی ایک فصل قائم کی ہے اس میں ہے کہ:۔

خلاصہ میں ہے کہ جو شخص کسی عالم دین سے بغیر کسی سبب ظاہری کے بغض اور عداوت رکھے تو اس پر کفر کا اندیشہ ہے آگے حضرت علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ ——— میں کہتا ہوں کہ نہ صرف یہ کہ اندیشہ ہے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ کفر ہے۔

عالم دین سے بغض شریعت سے بغض ہے

اس لئے کہ جب بدون کسی ظاہری دینی یا دنیوی سبب کے کسی عالم سے بغض رکھا تو در حقیقت یہ اس کی ذات سے بغض ہے۔ (یعنی محض اس وجہ سے اس عالم سے عداوت ہے کہ وہ شریعت کی ترویج کرتا ہے اچھی باتوں کا حکم کرتا ہے اور بری باتوں سے لوگوں کو روکتا ہے) اور جو شخص شریعت کا انکار کرے وہ کافر ہے چہ جائیکہ اس سے بغض رکھے۔ خلاصہ کی عبارت یہ ہے

من ابغض عالماً من غير سبب ظاهر خيف عليه الكفر۔ قلت الظاهر انه يكفر لانه اذا ابغض العالم من غير سبب دنيوى اواخروى فيكون بغضه لعلم الشريعة۔ ولاشك فى كفر من انكره فضلاً عمن ابغضه

(شرح فقہ اکبر، صہ۲۱۳)

جس شخص نے کسی عالم سے بغیر کسی سبب ظاہری کے بغض رکھا۔ تو اس پر کفر کا اندیشہ ہے میں کہتا ہوں کہ ظاہر یہ ہے کہ وہ کافر ہی ہو جائے گا اس لئے کہ جب اس نے بلا کسی دینی یا دنیوی سبب کے کسی عالم سے بغض رکھا تو اس کا یہ بغض دراصل یہ علم شریعت سے بغض ہوگا اور جو شخص کہ شریعت کا انکار کرے وہ تک کافر ہے۔ چہ جائیکہ جو شخص اس سے (معاذ اللہ) بغض رکھے۔

عالم کا استخفاف، انبیاء علیہم السلام کا استخفاف ہے

فتاوٰی ظہیریہ میں ہے کہ کسی عالم نے لب کے بال کتروائے اس پر کسی شخص نے کہہ دیا کہ دیکھو کیا برا معلوم ہو رہا ہے یا یہ کہا کہ لب کتروانا اور عمامہ کے کنارے کو ٹھوڑی کے نیچے سے باندھنا بہت معیوب معلوم ہوتا ہے۔ تو یہ کہنے والا کافر ہو جائے گا اس لئے کہ یہ ایک عالم دین کا استخفاف ہے اور یہ کفر ہے اس لئے کہ عالم کا استخفاف مستلزم ہے استخفاف انبیاء علیہم السلام کو۔ کیونکہ علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ (پس نائب کی اہانت منیب کی اہانت متصور ہوگی۔ ضرب الغلام اہانۃ المولیٰ (جیسے غلام کو مارنا دراصل اس کے آقا کی توہین ہے۔ اور انبیاء علیہ السلام کی اہانت اور استخفاف کا کفر ہونا ظاہر ہے۔ پس قص شارب (لب کترانا) جو کہ سب انبیاء کی سنت ہے اور اس کی تقبیح کفر ہے۔

ظہیریہ کی عبارت جو ملا علی قاریؒ نے نقل فرمائی ہے یہ ہے۔

من قال لفقيه اخذ شاربه ما اعجب قبيحاً او اشد قبحاً قص الشارب ولف طرف العمامة تحت الذقن يكفر لانه استخفاف الانبياء يعنى وهو مستلزم لاستخفاف الانبياء لان العلماء ورثة الانبياء وقص الشارب من سنن الانبياء فتقبيحه كفر

(شرح فقہ اکبر صہ۲۱۳)

جس نے کسی عالم سے اس کے لب کتراتے ہوئے ہونے پر یہ کہا کہ بہت برا معلوم ہوتا ہے یا یہ کہا کہ لب کترانا اور عمامہ کو ٹھوڑی کے نیچے باندھنا بہت ہی برا معلوم ہوتا ہے تو کافر ہو جائے گا اس لئے کہ یہ علمائے دین کا استخفاف ہے اور وہ مستلزم ہے حضرت انبیاء علیہم السلام کے استخفاف کو اس لئے کہ علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ اور لب بنوانا بھی سنن انبیاء سے

ہے لہٰذا اس کی تبیح کفر ہوگی۔

معلم قرآن اور واعظ و مذکر بھی عالم دین ہیں۔ اس لئے انکی اہانت بھی کفر ہے

استاذ نجم الدین کندی سمرقندی ؒ سے منقول ہے کہ جو شخص بطور تمسخر کے معلم کے ساتھ تشابہ اختیار کرے اور ہاتھ میں چھڑی لے کر بچوں کو مارے گویا معلم قرآن کا مذاق اڑایا جارہا ہے تو کافر ہو جائے گا۔ اس لئے کہ معلم قرآن بھی منجملہ علمائے شریعت کے ہے لہٰذا قرآن یا معلم قرآن بھی منجملہ علمائے شریعت کے ہے لہٰذا قرآن یا معلم قرآن کا استہزاء کفر ہوگا۔
(شرح فقہ اکبر)

اور فتاویٰ ظہیریہ میں ہے کہ لوگ شراب کی مجلس میں ہیں ایک شخص ان میں سے اونچی جگہ پر بیٹھ کر ہنسی مذاق کی باتیں بیان کر رہا ہے اور مذکر کی نقل اتار رہا ہے اور خود بھی ہنستا ہے اور لوگ بھی ہنس رہے ہیں۔ تو یہ سب لوگ کافر ہو جائیں گے اس لئے مذکر اور واعظ بھی منجملہ علماء کے ہیں اور انبیا علیہ السلام کے نائب ہیں لہٰذا ان کی اہانت بھی انبیاء کی اہانت ہوگی اس لئے کفر ہے۔

علماء کی مجلس کو گرجا یا اس کے مشابہ کسی چیز کی طرف نسبت کرنا کفر ہے!

خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے کہ کوئی شخص کسی عالم کی مجلس علم سے واپس آیا تو دوسرے لوگوں نے کہا کہ یہ گرجے وغیرہ سے آرہا ہے تو یہ بھی کفر اور کافروں کی جگہ قرار پایا۔
(شرح فقہ اکبر)

عالم دین کی تحقیر بھی موجب کفر ہے

شرح فقہ اکبر میں ہے کہ جس شخص نے کسی عالم کو عویلم کہہ کر یا کسی علوی کو علیوی کہہ کر پکارا یعنی صیغہ تصغیر کے ساتھ تحقیراً کہا اور مقصود اس کا استخفاف ہے تو کافر ہو جائے گا۔

اسی طرح سے کسی شخص نے کسی عابد سے کہا کہ بیٹھو جی بس کرو بہت زیادہ عبادت نہ کرو جنت کے اس پار نکل جاؤ گے یا ایسا نہ ہو کہ کہیں جنت سے آگے نکل جاؤ۔۔۔ تو کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ اس عابد کا اور اس کی عبادت کا استہزاء اور مذاق اڑانا ہے۔

جواہر میں ہے کہ جس شخص نے کسی عالم کے بارے میں کہا ہے کہ اگر فلاں قبلہ یا جہت قبلہ بھی ہو جائے تو میں ان کی جانب توجہ نہیں کروں گا۔ تو کافر ہو جائے گا اس لئے کہ اس کا یہ فعل تو ابلیس کے فعل کی طرح ہے کہ وہ بھی سجدہ سے رکا تھا۔ جب کہ آدم علیہ السلام جہت قبلہ بنائے گئے تھے۔

اسی طرح سے جس شخص نے کسی صالح شخص سے یہ کہا کہ تم سے ملنا میرے نزدیک سور سے ملنا ہے تو اس پر کفر کا اندیشہ ہے جب کہ اس کے اور اس کے مابین کوئی دینی یا دنیوی جھگڑا نہ ہو۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ ۲۱۶)

عالم کی مجلس میں آواز بلند کرنا بھی منع ہے!

ابو حیان ؒ نے بیان کیا ہے کہ عالم کی موجودگی میں رفع صوت مکروہ ہے اور ایذا اور اہانت کے قصد سے ایسا کرنا بعید نہیں کہ حرام ہو۔ یہ الگ بات ہے کہ حرمت کے مراتب اور درجات مختلف ہیں جیسا کہ مخفی نہیں ہے۔
(روح المعانی صفحہ ۲ ج ۲۶)

علماء اور کبراء کی تعظیم مامور بہ ہے

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زید بن ثابت رضؓ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی جب جانے لگے تو میں نے ان کی سواری (خچر) ان کے قریب کر دیا تاکہ آپ اس پر سوار ہو جائے۔ اتنے میں ابن عباس آئے اور انہوں نے اس کی رکاب پکڑ لی۔ حضرت زیدؓ نے فرمایا کہ اے ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو اس کو چھوڑ دیجئے حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ ہم کو علماء اور کبراء کے ساتھ اسی طرح کی تکریم و تعظیم کا حکم دیا گیا ہے یہ سن کر حضرت زید بن ثابتؓ نے آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور کہا کہ ہم کو بھی اسی طرح حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنے نبی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت کے ساتھ تعظیم و توقیر کا برتاؤ کریں۔
(احیاء العلوم صفحہ ۵۲ ج ۱)

عالم کی تعظیم کا ایک عجیب واقعہ

اخلاق محسنی میں ہے کہ اسماعیل سامانی جو خراسانی کا بادشاہ تھا۔ اور بہت ساز و سامان والا تھا ایک دن ایک عالم کسی ضرورت سے اس کے پاس آئے اس نے اس کی بہت زیادہ تعظیم و تکریم کی۔ جب وہ واپس ہونے لگے تو سات قدم ان کے پیچھے مشایعت کے لئے چلا۔ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ تشریف لائے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ اے اسماعیل! تو نے میری امت کے ایک عالم کی اتنی تعظیم و تکریم کی کہ میں نے حق تعالیٰ سبحانہٗ سے دعا کی ہے کہ تجھ کو دونوں جہانوں میں عزیز کرے اور تو نے سات قدم جو ان کی مشایعت میں چلے ہیں تو میں نے دعا کی ہے کہ تیری نسل سات پشت تک بادشاہی کرے اور میری یہ دونوں دعائیں تیرے حق میں قبول بھی ہوگئیں ہیں۔ سبحان اللہ! دیکھا آپ نے ایک عالم دین کی تعظیم کا دنیوی صلہ ہے جو اس بادشاہ کو ملا اور آخرت کے اجر کا تو پوچھنا ہی کیا۔ (اخلاق محسنی باب تواضع)

دوسرا واقعہ روح المعانی میں ہے کہ ابو عبیدؓ کے فضائل کے منجملہ یہ واقعہ شمار کیا جاتا ہے کہ انہوں نے خود بیان کیا کہ میں نے کبھی کسی عالم کا دروازہ کھٹکھٹایا یہاں تک کہ جب وہ اپنے وقت پر خود ہی باہر تشریف لائے تب میں نے ان سے ملاقات کی۔

تیسرا واقعہ:۔ حبر العلماء حضرت ابن عباس حضرت ابی بن کعبؓ کے پاس قرآن مجید سیکھنے جایا کرتے تھے تو جب ان کے مکان پر پہنچتے تو کنڈی نہ کھٹکھٹاتے تھے۔ بلکہ دروازہ پر ہی کھڑے رہتے یہاں تک کہ حضرت ابیؓ خود ہی تشریف لاتے۔ حضرت ابیؓ کو ابن عباسؓ کا اس طرح انتظار کرنا شاق گذرتا ایک دن فرمایا کہ اے ابن عباس تم نے کنڈی کیوں نہ کھٹکھٹا دی۔ ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ عالم اپنی قوم میں معظم اور محترم ہوتا ہے۔ (اس لئے میں نے کنڈی کھٹکھٹانے کو خلاف ادب سمجھا)

صاحب روح المعانی فرماتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ کو اپنے بچپن میں کسی کتاب میں دیکھا تھا۔ چنانچہ الحمد للہ میں نے اپنے مشائخ کے ساتھ یہی عمل رکھا۔ فالحمد للہ تعالیٰ علی ذالک (روح المعانی صفحہ ۱۳ ج ۲۶)

دین کا استہزاء کفر ہے

محیط میں ہے کہ کوئی شخص اونچی جگہ پر بیٹھا عالم کی

نقل کرتے ہوئے اور لوگ آ آ کر بطور مذاق اور استہزاء کے اس سے مسائل دریافت کرتے ہیں پھر اس کو تکیہ وغیرہ سے مارتے ہیں اور پھر آپس میں خوب ہنستے ہیں۔ تو اس حرکت کی وجہ سے سب کے سب کافر ہو گئے۔ اس لئے کہ انہوں نے دین اور شرع کا استخفاف کیا۔

علم فقہ کی اہانت کفر ہے!

محیط میں ہے کہ کوئی عالم اپنی فقہ وغیرہ کی کتاب کسی شخص کی دکان پر رکھ کر کہیں چلا گیا واپس آیا اور ادھر سے گذرا تو دکاندار نے کہا کہ مولانا! آپ اپنی آری یہاں بھول گئے ہیں۔ عالم نے کہا تمہارے یہاں میں نے کتاب رکھی۔ دوکاندار نے کہا کہ ارے ایک ہی بات ہے۔ بڑھئی سے لکڑی کاٹتا ہے۔ اور آپ لوگ اس کتاب سے لوگوں کا گلا کاٹتے ہیں یا ان کا حق کاٹتے ہیں۔ عالم نے امام فضلیؒ سے اس کی شکایت کی انہوں نے اس شخص کے قتل کئے جانے کا حکم دیا اس لئے کہ فقہ کی کتاب کا استخفاف کر کے وہ مرتد ہو گیا تھا اور مرتد کی سزا قتل ہے۔

شریعت کی اہانت کفر ہے

شرح فقہ اکبر میں ہے کہ جس شخص نے کہا کہ شرع وغیرہ سے مجھے کچھ فائدہ نہیں اور نہ میرے نزدیک وہ نافذ ہے تو کافر ہو جائے۔

محیط میں ہے کہ کسی کے سامنے شریعت کا ذکر آیا اس کو سن کر اس نے قصداً اور تکلفاً مکروہ قسم کی کوئی آواز نکالی جیسے کسی چیز کو برا اور مکروہ سمجھتے ہوئے آدمی منہ بناتا ہے اور آواز نکالتا ہے اور کہا کہ یہ ہے شرع ـــ کافر ہو جائے گا کیونکہ اس نے شرع کی اہانت کی۔

ظہیریہ میں ہے کہ کسی شخص سے کہا گیا کہ اٹھو جاؤ یا آؤ چلیں مجلس علم میں اس پر اس نے کہا کہ یہ لوگ جو باتیں بیان کرتے ہیں کون ان پر عمل کر سکتا ہے یا یہ کہا کہ مجھے علم دین کی مجلس سے کیا لینا۔ تو کافر ہو جائے گا

پہلا جواب تو اس لئے کفر ہے کہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ یہ شخص تکلیف مالا یطاق کا قائل ہے یعنی یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے امور کا بھی انسان کو مکلف بنایا ہے جو اس کی طاقت سے بالاتر ہو حالانکہ نص قرآنی ہے کہ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعها اور دوسرا جملہ اس وقت کفر ہے جب کہ اس کی مراد یہ ہو کہ علماء کی مجلس میں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے چنانچہ جواہر میں ہے کہ اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ علماء جو بیان کرتے ہیں۔ کون ان پر عمل کر سکتا ہے تو کافر ہو جائے گا۔ اس لئے کہ اس سے یا تو تکلیف مالا یطاق لازم آتا ہے اور یا نہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ علماء جو کچھ بیان فرماتے ہیں اس میں وہ انبیاء علیہم السلام پر جھوٹ لگاتے ہیں اور اس کا کفر ہونا ظاہر ہے۔

نیز تتمہ میں ہے کہ جس شخص نے کسی سے کہا کہ علم دین کی مجلس میں نہ جاؤ اگر تم گئے تو تمہاری بیوی حرام ہو جائے گی یا اس کو طلاق پڑ جائے گی۔ تو کافر ہو جائے گا۔ مذاق کے طور پر کہا ہو یا واقعی کہا ہو۔

فتاویٰ صغریٰ میں ہے کہ اگر کسی نے کہا کہ ایک پیالہ ثرید کا علم سے بڑھ کر ہے۔ تو کافر ہو جائے گا۔ اس لئے کہ اس نے دین کا استخفاف کیا اسی طرح سے اگر کسی نے فتویٰ کو زمین پر پھینک دیا بطور اہانت کے کافر ہو جائے گا

تتمہ میں ہے کہ جس شخص نے اہانت شریعت کی کی یا ان مسائل کی کی جن کی شریعت میں ضرورت پڑتی ہے تو کافر ہو جائے گا۔

اسی طرح جو شخص کسی کے تیمم کرنے پر ہنسا تو کافر ہو جائے گا کیونکہ شریعت کے ایک مسئلہ کا استخفاف کیا۔

اسی طرح سے جس شخص نے کہا کہ میں نہ حلال جانوں نہ حرام اور اس کی مراد یہ ہے کہ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یا یہ کہ حرام کو بھی حلال اور حلال کو حرام جانتا ہوں تو کافر ہو جائے گا۔ ہاں اگر مراد یہ ہو کہ میں جاہل اور ناواقف ہوں تو کفر نہیں ہے۔

محیط میں ہے کہ عالم علم کی باتیں بیان کر رہا ہے۔ یا حدیث صحیح روایت کر رہا ہے۔ یعنی جو کہ ثابت ہے۔ موضوع نہیں ہے۔ اس پر کسی نے کہا کہ یہ سب کچھ نہیں ہے مقصد اس کا رد کرنا ہے یا یہ کہا یہ سب باتیں کیا کام آویں گی روپیہ پیسہ ہو جو کہ کام بھی آوے یعنی اس سب میں مشغول ہونے کے بجائے روپیہ پیسہ ہی کمانے میں مشغول ہونا چاہئے اس لئے کہ اس زمانہ میں جو قدر و منزلت روپیہ کی ہے وہ علم کی نہیں ہے ـــ تو کافر ہو جائے گا۔ اس لئے کہ یہ معارضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا کہ اللہ کے لئے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور مومنین ہی کے لئے عزت ہے اور اس ارشاد کا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا کلمہ بلند ہے۔

اسی طرح سے جس شخص نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے سے یہ کہا کہ میں علم حاصل کر کے کیا کروں گا۔ یا میں اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر کے کیا کروں گا میں نے تو اپنے آپ کو جہنم میں ڈال رکھا ہے یا یہ کہا کہ میں نے تو اپنے نفس کو دوزخ کے لئے تیار کر رکھا ہے یا یہ کہا کہ میں نے اپنا تکیہ یا اپنی کہنی یا اپنا رخسار جہنم میں ڈال رکھا ہے۔ تو کافر ہو جائے گا۔ اس لئے کہ اس نے شریعت کی اہانت کی

ظہیریہ میں ہے کہ اگر کسی سے کہا کہ جب تم نے روپے لئے تھے۔ اس وقت شرع کہاں تھی؟ تو اگر شریعت کا استخفاف کرتے ہوئے کہا تو کافر ہو جائیگا

شرح فقہ اکبر میں ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ مامون رشید کے زمانہ خلافت میں اس شخص کا حکم دریافت کیا گیا جس نے کسی نور باف کو قتل کر دیا ہو۔ مجیب نے کہا کہ قاتل کے ذمہ ایک جوان باندی ہے۔ جو ناز و انداز والی ہو۔ مامون نے یہ جواب سن کر حکم دیا کہ مجیب کی گردن اڑا دی جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ کہا کہ یہ حکم شرع کے ساتھ استہزاء اور اس کے حکم کا مذاق اڑانا ہے اور یہ کفر ہے۔

اسی طرح تیمور کا یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دن اس کی طبیعت کچھ افسردہ اور منقبض سی تھی اس لئے چپ چاپ سا تھا۔ لوگ سوالات کرتے تھے اس کا جواب بھی نہ دیتا تھا۔ اتنے میں خوش طبعی کرنیوالوں کی ایک جماعت اس کے پاس آئی چنانچہ وہ لوگ آپس میں ہنسی مذاق کی باتیں کرنے لگے کہ ایک شخص نے ان میں سے کہا کہ میں فلاں شہر کے قاضی کے یہاں گیا ہوا تھا۔ اور رمضان شریف کا مہینہ شروع ہو چکا تھا تو میں نے اس سے کہا کہ اے شریعت کے حاکم! فلاں شخص نے رمضان کے روزوں کو کھا لیا۔ میرے پاس اس کے گواہ موجود ہیں۔ یہ سن کر قاضی صاحب نے فرمایا کہ کاش کوئی اور

شخص نماز کو بھی کہا جاتا تو ہم ان دونوں سے چھٹکارا پا جاتے ۔ اور یہ سب اس لئے کہا کہ امیر تیمور کو ہنسی آجائے اور اس کا قبض دور ہو جائے ۔ لیکن تیمور نے یہ سن کر کہا کہ اے ظالمو! تم کو ہنسی دل لگی کے لئے بس شریعت ہی ملی تھی؟ یہ کہا اور اس کے قتل کا حکم دے دیا اللہ تعالیٰ اس ذات پہ رحم فرما دے جس نے دین اور شریعت کی تعظیم و توقیر کی اور اس کا بول بالا کیا۔

(شرح فقہ اکبر صـ۱۷۱)

توضیح

علماء کی ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ علماء دین کا احترام اور توقیر واجب بلکہ ایمان کی علامت ہے اور اہانت اور استخفاف حرام بلکہ کفر ہے۔

علماء نے اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے اصول اور پھر جزئیات بیان کئے تاکہ لوگ ان سے بچیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کریں اور چونکہ علماء نے حالات کے مشاہدہ کے بعد اس قسم کے امور کو بیان فرمایا ہے۔ لہٰذا اس کی ضرورت بھی معلوم ہوئی ۔ چنانچہ ہم آج بھی دیکھتے ہیں ۔ کہ لوگوں کے قلوب میں نہ دین کی وقعت باقی رہ گئی ہے اور نہ اہل دین کی ۔ لوگ بالکل آزاد بے باک ہو گئے ہیں ۔ بڑے سے بڑے عالم دین کی اہانت اور استخفاف ان کے نزدیک کوئی بات نہیں ہے اور یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ اگر کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں تو یہ نہیں کہ دوسرے لوگ انہیں منع کریں اور ان کو سمجھائیں کہ یہ سب جہالت اور فتنہ و فساد کی باتیں ہیں اس لئے ان سے اجتناب کرنا چاہیئے بجائے اسکے ہوتا یہ ہے کہ سب کے سب عوام انہی کے ساتھی اور ہم نوا ہو جاتے ہیں اور الّا ماشاءاللہ انجام سے قطعی بے خبر ہوتے ہیں ۔ نہ ان کو خدا تعالیٰ ہی کا خوف اس کار شنیع سے باز رکھتا ہے اور نہ مخلوق ہی سے یہ لوگ شرماتے ہیں کہ یہ خیال کریں کہ دین سے ہم کو حصہ ہی کیا ملا ہے کہ ہم کسی عالم دین کی شان میں کچھ کہنے کی جرأت بھی کر سکیں اور ہماری کیا مجال کہ ہم جاہل ہو کر دین میں دخل دیں۔

غرض خلق و خالق کا لحاظ اور خیال کئے بغیر یک لوگوں کی حتیٰ کہ عالم دین اور پیشوائے مذہب کی غیبت اور شکایت، ان سے بدظنی ان کی شان میں بدزبانی اور بدکلامی بلا وجہ ان سے بغض و حسد وغیرہ رکھنے کو اپنا شعار اور اپنا معمول بنا لیا ہے ۔ حالانکہ آپ نے ابھی ملاحظہ فرمایا کہ جو شخص کسی عالم دین سے بلا کسی سبب ظاہری کے بغض رکھے تو وہ دراصل شریعت سے بغض متصور ہوگا اور یہ شخص کافر ہوگا

دنیا بھر کے مسلمان دوسروں کے مقابلہ میں ایک ہاتھ ہیں

حضرت شیخ الہند محمودُ الحسنؒ کی نظر میں

ملت اسلامیہ کی تنزّلی کے اسباب

آپ نے فرمایا ۔۔۔۔۔۔ میں نے جہاں تک مالٹا جیل کی تنہائیوں میں اس پر غور کیا ۔ کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی اور دنیوی حیثیت سے کیوں تباہ ہو رہے ہیں ؟ تو اس کے دو سبب معلوم ہوئے ۔

- مسلمان کا قرآن حکیم کو چھوڑ دینا
- دوسرے آپس کے اختلاف اور خانہ جنگی

اس لئے میں وہیں سے یہ عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی زندگی اس کام میں صرف کروں کہ قرآن شریف کو لفظاً و معناً عام کیا جائے اور مسلمانوں کے باہمی جنگ و جدال کو کسی قیمت پر برداشت نہ کیا جائے

آزادی کے عظیم سپہ سالار اور مفکر اسلام کے اس تجزیے کے بعد

آئیے ملک و ملت کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر آپس کے تمام اختلافات ختم کر کے

قرآنی فاسفہ ختم نبوت و فلسفہ انقلاب

کو رہنما بنا کر اسلام کا عادلانہ نظام قائم کریں (شیخ الہند سوسائٹی تترخیل بنوں)

قارئین کرام، آئندہ شمارے میں حضرت شیخ الہندؒ کا ایک ولولہ انگیز خطبہ شائع کیا جا رہا ہے (اگلے شمارے کا انتظار کریں)

ہو سکتا ہے کہ جن کو ہم بُرا سمجھتے ہیں قیامت میں وہ اللہ کے ولی ثابت ہوں

ان مسکینوں کو نہ تو یہ سب باتیں ہی معلوم ہیں اور نہ کوئی ان کا بتانے والا، تم یہ کیا کر رہے ہو اور اللہ کے بندہ کدھر جا رہے ہو جب کہ علمائے ان سب باتوں کو لکھا ہے. تو عقل کا تقاضا ہے کہ ایسے امور میں بہت زیادہ احتیاط سے کام لیا جائے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آج تم جن کو بُرا کہہ رہے ہو کل کو قیامت میں ان کو نائب رسول کے مقام پر فائز دیکھو اور ان کی اہانت اور تحقیر کرنے کی وجہ سے اپنا ایمان ہی غائب پاؤ. میں کہتا ہوں کہ کیا خوف کا مقام نہیں ہے اور حسرت کی بات نہیں ہے کہ دنیا میں لوگ اپنے کو مسلمان سمجھ رہے ہیں اور ظاہری نماز روزہ بھی جاری ہے لیکن علماء اور اولیاء اللہ کی شان گستاخی اور بدزبانی ان کی توہین و تحقیر بھی کرتے جاتے ہیں. ایسا نہ ہو کہ خدا کے سامنے جب پیشی ہو تو اپنے کئے پر ندامت ہو لیکن یہ حقیقت ایسے وقت میں ظاہر ہوگی کہ اس وقت ندامت بھی نفع نہ دے گی.

عمل سے زیادہ ایمان کا اہتمام کرنا چاہیے

اس لئے میں تو لوگوں سے یہی کہتا ہوں کہ اس وقت مسلمان بڑے ہی نازک دور سے گذر رہے ہیں لہٰذا کسی دوسرے کو بُرا بھلا کہنے کے بجائے آدمی کو اپنے عمل کا جائزہ لینا چاہیے اور عمل سے زیادہ اہتمام ایمان کا کرنا چاہیے. کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنا ایمان ہی جہالت کی نذر کر دیں سمجھ لیجئے ایمان بڑی دولت ہے اسکی قدر یہاں دنیا میں نہیں معلوم ہوتی اس لئے کہ اس کا بازار آخرت ہے چنانچہ عمل میں بالفرض اگر کچھ خامی اور کمی بھی رہی تو کام چل جائے گا. لیکن ایمان کی کمی تو نہیں پوری کی جا سکتی اس لئے ایمان کی ہر وقت خیر منانی چاہیے. اور اس کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے.

شریعت کا احترام اور علماءؒ کا احترام دونوں لازم و ملزوم ہیں

اس زمانہ میں لوگوں میں بددینی اور گمراہی جو عام ہوتا جا رہی ہے اور شریعت کا احترام جو قلوب میں باقی نہیں رہ گیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ علماء کا احترام دلوں میں نہیں ہے شریعت کا احترام علماء کے احترام سے ہوتا ہے. اسی طرح سے شریعت کے احترام سے علماء کا احترام ہوگا یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں تو جب قلب میں علم دین اور علمائے دین ہی کا احترام نہ ہوگا تو پھر اس قلب میں دین کی کیا عظمت رہ سکتی ہے اور اس کو دین کیسے حاصل ہو سکتا ہے.

علماء ہی محافظ شریعت ہیں.

آج جیسا کچھ بھی دین موجود ہے وہ علماء کی وجہ سے ہے کیونکہ اتنی بات تو آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ شریعت کے محافظ اور یہی لوگ اس خدمت کی وجہ سے نائب رسول ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی شریعت کے محافظ حضرات علماء کرام ہیں دین کی حفاظت سب پر فرض تھی. اس لئے کہ دین صرف علماء ہی کا نہیں سب کا ہے لیکن حفاظت اس کی علماء ہی فرما رہے ہیں. اس لئے اس باب میں بھی ان کا اُمت پر احسان عظیم ہے اس لحاظ سے بھی اُمت کے ذمہ لازم ہے کہ وہ ان کی تعظیم و توقیر کریں. اور دیکھئے حدیث میں ہے: علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں یعنی اُمت کے علماء وہ کام کریں گے جو بنی اسرائیل میں انبیاء کرتے تھے سبحان اللہ کیا شرف ہے، علماءؒ اُمت کا اور جس طرح سے یہ شریعت قیامت تک باقی رہے گی. اسی طرح سے یہ علماء بھی رہیں گے اور قیامت تک رہیں گے اور دین حق کی خدمت کرتے رہیں گے پس انہیں سے دین بھی حاصل کرنا ہوگا مولانا رومؒ فرماتے ہیں کہ —

چونکہ شد خورشید و مارا کرد داغ
چارہ نبود در مقامش جز چراغ

(یعنی جب کہ آفتاب غروب ہو گیا. اور ہم کو اپنی جدائی کا داغ دے گیا. تو اب اس کی جگہ بجز چراغ کے استعمال کے چارہ کار ہی کیا ہے)

چونکہ گل رفت و گلستان شد خراب
بوئے گل را از کہ جوئیم از گلاب.

(یعنی جب کہ گلاب کا پھول نہیں رہ گیا اور گلستان ہی اُجڑ گیا تو اب اس کی خوشبو کہاں سے حاصل کریں؟ عرق گلاب سے)

مولانا فرماتے ہیں کہ جب آفتاب چھپ گیا اور اندھیرا ہو گیا. تو سوائے چراغ کے اور روشنی کا ذریعہ ہی کیا ہو سکتا ہے. حالانکہ آفتاب اور چراغ میں کیا نسبت ہے اسی طرح نبی اور عالم میں کوئی نسبت نہیں. مگر جس طرح احتیاج چراغ کی طرف رات میں ہوتی ہے. اسی طرح علماءؒ بھی محتاج الیہ ہیں. جب انبیاء حضرات تشریف نہیں رکھتے.

اسی لئے میں نے کہا ہے کہ علماء کا تبرا تبرہ ہے اور ان کی اہانت شریعت کی اہانت ہے اور اس سے کفر کا اندیشہ ہے اس لئے ایمان کی حفاظت ضروری ہے

دین اور حاملین دین کی اہانت کا انجام

اور میں تو یہ سمجھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے دین کے حاملین ہی کی اہانت اور تحقیر کی وجہ سے آج مسلمانوں کو روز بد دیکھنا پڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ عذاب ہے کہ عام طور سے یہ دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی عقل اور فہم رخصت ہو چکی ہے. چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بالکل ان کے نفس کے حوالے کر دیا ہے. اور اپنی عون اور مدد ان سے روک لی ہے یہی وجہ ہے جو اس زمانہ میں لوگوں کے مذاق بگڑ گئے ہیں. اچھائی اور برائی میں تمیز نہیں ہے. بلکہ معاملہ برعکس ہو کر عیوب ہی کمالات معلوم ہوتے ہیں. چنانچہ کذب، افتراء، بہتان، غیبت، شکایت، بدزبانی، بدکلامی، سوء ظن، فتنہ و فساد و نفاق و اختلاف بغض و حسد یہ سب چیزیں پسندیدہ ہیں. اور جو شخص کہ ان امور کا ساعی ہوتا ہے. اس کی تعریف و ثنا ہوتی ہے. برخلاف ان کے صدق، حسن ظن، اتفاق و اتحاد احترام و اکرام اور تادب مسلم، فتنہ وغیرہ سے دور رہ کر دوسروں کو بھی دور رکھنا اور اخلاق و اخلاص کا طریقہ بتانا یہ سب چیزیں ناپسند ہیں. رہبر کو لوگ رہزن سمجھتے ہیں اور رہبر کو رہزن سمجھ رکھا ہے. فساد و صلاح، افساد و اصلاح اور مفسد و مصلح اور صالح و فاسد میں امتیاز نہیں رہ گیا ہے اب یہ فہم کے سلب ہونے کی علامت نہیں تو اور کیا ہے؟

اور جب کوئی قوم اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم اور رحمت سے گر جاتی ہے اور اس کے شاملِ اللہ تعالیٰ کی مدد نہیں ہوتی۔ اور سب سے پہلی جو چیز اس کو بطور سزا کے ملتی ہے۔ وہ اس کے نورِ علم کا سلب ہو جانا ہے۔

اذا المکین عونا من اللہ للفتی
فاول ما یجنی علیہ اجتہاد

جب کہ انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے عون اور مدد ختم ہو جاتی ہے۔ سب سے پہلی چیز جو اس کو نقصان پہونچاتی ہے وہ اس کا اجتہاد ہوتا ہے یہی وجہ ہے جو آج بصیرت سلب ہے۔ صلاح و فساد میں امتیاز باقی نہیں رہ گیا۔ بلکہ فساد ہی صلاح نظر آتا ہے۔ اور افساد ہی اصلاح معلوم ہوتی ہے انتہا یہ ہے کہ دین اور ایمان جو نہایت ہی پاکیزہ چیزیں ہیں۔ اب انہیں کو محلِ فساد بنایا جاتا ہے یعنی فساد دینی صورت میں سامنے آتا ہے ہوتا تو یہ ہے سراسر فساد اور افساد لیکن نفسانیت ان کو دین کے رنگ میں پیش کرتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت سے ناواقف مسلمان اس کا شکار ہو جاتے ہیں اور ایسے وقت میں بجز اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق و تائید کے حق کا سمجھنا آسان بھی نہیں رہ جاتا بدقسمتی سے آج ہم اسی دور سے گزر رہے ہیں اور یہ سب کرشمے ہیں جہالت کے۔ کیونکہ جب آدمی کو علمِ شرع کا علم ہی نہیں ہوگا تو وہ کیا کسی کو پہنچائے گا۔ پھر کیا کسی کا حق ادا کرے گا۔ بلکہ اندیشہ ہے کہ ایمان بھی باقی نہ رہے اور محض اپنی جہالت کی وجہ سے ایسے لوگ مسلوب الایمان ہو کر (العیاذ باللہ) دنیا سے رخصت ہوں اور غبار چھٹے اس وقت ان کو معلوم ہو کہ ہم گھوڑے پر سوار تھے۔ یا کسی اور سواری پہ

فسوف تری اذا انکشف الغبار
افرس تحت رجلک ام حمار

عنقریب جب غبار دور ہوگا۔ اس وقت تم کو معلوم ہو جائے گا کہ تم گھوڑے پر سوار تھے یا گدھے پر

عوام کے اس برتاؤ کی وجہ اور اس کا علاج

عوام کی طرف سے علماء کے ساتھ اس قسم کا برتاؤ جو ہوتا ہے۔ تو اس کی اصل وجہ تو وہی ہے جو ابھی بیان کی گئی یعنی جہل۔ اس لئے اس کا تو علاج یہ ہے کہ لوگوں کو اسلامی اخلاق اور شریعت کے حدود کا علم پہنچایا جائے۔ لیکن اس سلسلے کے جزِ ضعف کی وجہ یہ بھی ہے کہ عوام کی ان باتوں کو سن کر علماء یہ خیال کرتے ہیں کہ کون ان جاہلوں کے منہ لگے۔ لہٰذا صبر ہی کرتے ہیں۔ اس میں تو شک نہیں کہ اس پہ ان کو آخرت میں جزا ملے گی۔ مگر یہ حضرات تو ایسا اپنی خوش اخلاقی کی بنا پر کرتے ہیں اور جاہل اس سے یہ سمجھتا ہے۔ کہ ہم نے ان لوگوں کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ اس لئے آپ سے کہتا ہوں کہ اس صورت میں شرعی مسئلہ یہ ہے کہ صبر کر لینا بھی جائز ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص بدون تعدی (زیادتی) کے انتصار ہی چاہے۔ (یعنی بدلہ لینا) تو یہ بھی جائز ہے بلکہ علماء نے فرمایا ہے کہ افضل انتصار ہی ہے چنانچہ احکام قرآن میں آیۃ والذین اذا اصابتھم البغی ھم ینتصرون کے تحت لکھتے ہیں

روی عن ابراھیم النخعی فی معنی الآیۃ قال کانوا یکرھون للمومنین ان یذلوا انفسھم فیجتری علیھم الفساق وقال السدی ھم ینتصرون معناہ ممن بغی علیھم من غیر ان یعتدوا علیھم

(احکام القرآن ص ۳۹۶ ج ۳)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے آیت کے یہ معنی منقول ہیں کہ مسلمانوں کے لئے وہ لوگ پسند نہیں کرتے تھے کہ اپنے نفسوں کو ذلیل کریں تاکہ فساق ان پر خوب دلیر ہو جائیں سدی کہتے ہیں ہم ینتصرون کے معنی یہ ہیں کہ ان لوگوں سے بدلہ لیتے ہیں جو ان پر

باقی صفحہ ۔۔ پر ملاحظہ فرمائیں

جیبا کارپیٹس
ڈیلرز
قائد آباد کارپٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپٹ ○
یونائیٹڈ کارپٹ ○ ڈیکورا کارپٹ ○ اولمپیا کارپٹ
مساجد کیلئے خاص رعایت

پردہ

از
محمد اقبال
حیدرآباد

"اے نبی! آپ اپنی بیبیوں سے اور اپنی صاحبزادیوں اور دیگر مسلمان عورتوں سے فرما دیجئے کہ (جب ضرورت پر گھر سے باہر جانا پڑے تو) اپنے (چہروں) اوپر (بھی) چادروں کا حصہ لٹکا کر (چہروں کے) قریب کر لیا کریں اس سے جلد پہچان لی جایا کریں گی تو ان کو ایذا نہ دی جائے گی۔" (سورۃ احزاب رکوع ۸)

زمانہ نبوت میں جب منافقوں کا زور تھا تو مدینہ کی گلی کوچوں میں گذرنے والی خواتین کو چھیڑا کرتے تھے جب ان سے اس سلسلے میں باز پرس کی گئی تو جواب میں کہنے لگے ہم تو باندیوں کو چھیڑتے ہیں۔ ان منافقوں کا یہ کہنا بھی غلط تھا کیونکہ غیر شریفانہ حرکت باندیوں کے ساتھ بھی کرنا درست نہیں ہے لیکن چونکہ اس وقت مسلمانوں کو پورا اقتدار و اختیار حاصل نہیں تھا اس لئے منافقین پر کوئی سزا جاری کرنے کا موقع نہ تھا اس لئے آزاد عورتوں کو حکم ازلئے جلباب دے کر منافقین کے شر سے حفاظت کا ایک گونا انتظام فرما دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں اور صاحبزادیوں کے ساتھ دیگر عورتوں کو بھی پورا بدن ڈھانک کر نکلنے کے حکم میں شریک فرمایا گیا۔ دوسری چیز جو اس آیت سے ثابت ہو رہی ہے وہ یہ کہ پردہ کے لئے چہرے پر چادر لٹکانے کا حکم دیا گیا۔ اس سے ان تجدد پسندوں کے دعوے کی بھی تردید ہو گئی جو کہتے ہیں کہ عورتوں کو چہرہ چھپا کر نکلنے کا حکم اسلام میں نہیں۔

"اور مسلمان عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہے اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زینت کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں۔" (قرآن)

"اور اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے۔" (سورۃ نور)

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اپنی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے اور مردوں سے تحفظ کے لئے اور مردوں کو ان کے فتنے سے مامون اور محفوظ رکھنے کی طرف سے حسب ذیل احکام جاری فرمائے ہیں۔

۱۔ عورتیں جب گھروں سے کسی ضروری کام کے لئے باہر نکلیں تو بڑی بڑی چادروں میں ملبوس ہو کر نکلیں جو ان کے سارے بدن کو سر سے پاؤں تک ڈھانپ لے۔

۲۔ نظریں نیچی کر کے چلیں اور غیر محرم مردوں کی طرف نہ دیکھیں۔

۳۔ غیر محرم مردوں کے سامنے اپنی زینت و آرائش کی نمائش نہ کریں۔

۴۔ اپنے گریبانوں اور چھاتیوں کو ڈھانپے رکھیں۔

۵۔ چلتے وقت زمین پر پاؤں آہستہ رکھے تاکہ پاؤں کی آواز نہ آئے اور نہ پاؤں کے زیوروں کی جھنکار سنائی دے۔

یہ ہدایات ربانیہ ہیں جن پر عمل کر کے عورت اپنے سب سے قیمتی زیور اور اپنی عزت و ناموس کو محفوظ رکھ سکتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپؐ کی بنات طاہرات اور دیگر صحابیاتؓ نے ان ہدایات پر پورا پورا عمل کر کے آئندہ نسلوں کے لئے ایک نہایت عمدہ نمونہ اور اسوۂ حسنہ پیش کیا۔ ان کی پاکیزہ زندگیوں سے آج کی عورت سب کچھ سیکھ سکتی ہے۔ طہارت، تقویٰ، شرم و حیا، گفتار و رفتار کا انداز نشست و برخاست کا طریقہ، خانگی معاملات میں ہنرمندی اور سلیقہ شعاری وغیرہ غرضیکہ اسلام کے دور اول کی بہترین زمانہ کی ان مایہ ناز اور قابل قدر خواتین کی زندگیاں ایک ناطق اور منہ بولتی کتاب کا درجہ رکھتی ہیں جس سے دور حاضر کی مسلمان عورتیں دینی و اقتصادی معاملات میں کامل رہنمائی حاصل کر سکتی ہیں۔

حضرت حسن بصریؒ کا بیان ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ کی لعنت ہو دیکھنے والے پر اور جس کی طرف دیکھا جائے اس پر بھی۔" (بیہقی فی شعب الایمان)

اس حدیث میں ہر نظر حرام کو مستحق لعنت بتایا ہے اور نہ صرف دیکھنے والے پر لعنت بھیجی بلکہ اپنی خوشی اور اختیار سے جو کوئی مرد یا عورت کسی ایسی جگہ کھڑا ہو جہاں اسے کوئی غیر محرم دیکھ سکے یا کوئی بھی مرد یا عورت کسی مرد یا عورت کے سامنے وہ حصہ کھول دے یا کھلا رہنے دے جس کا دیکھنا اس کیلئے حلال نہ ہو جس کے سامنے کھولا ہے تو یہ دکھانے والا بھی مستحق لعنت ہے۔

مزید تشریح یہ ہے کہ کوئی عورت بغیر پردے کے بازار میں یا میلے میں یا پارک میں کسی محفل میں چلی گئی جس کی وجہ سے غیر مردوں نے اسے دیکھ لیا تو وہ مرد اور عورت لعنت لعنت کے مستحق ہوئے اس طرح کوئی عورت دروازے سے یا کھڑکی سے ہر آنے جانے والے کو تاکتی جھانکتی ہے تو یہ عورت بدنظری کی وجہ سے بھی مستحق لعنت ہے اور غیر مردوں کو دیکھنے کا موقع دینے کی وجہ سے بھی مستحق لعنت ہے۔

آج عورت کی عزت اور عصمت کی چادر اتار کر اسے سربازار عریاں کر دیا ہے جہاں شیطان پورے لاؤ لشکر کے ساتھ کارفرما ہے۔ مغربی تہذیب کے دلدادہ ولی نے اسے بے حجاب اور بے پردہ بنا دیا ہے ستم یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو مظلوم نہیں سمجھتی کیونکہ مردوں نے ترقی و تہذیب اور مساوات کے دبیز پردے اس کی آنکھوں اور دل و دماغ پر ڈال دیئے ہیں وہ گھر سے باہر کی زندگی کو قابل رشک سمجھ رہی ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ اس کی آزادی اور بے پردگی میں اس کی عصمت اور عزت لٹ چکی ہے۔ پردہ ترک کرنے سے عورت ذلت و رسوائی کے عمیق گڑھے میں گر چکی ہے۔ ظاہری حسن و جمال پر فریفتہ، تہذیب نو کی دلدادہ بے پردگی، عریانی اور فیشن کی شیدائی عورت آج احکامات ربانیہ کی اعلانیہ مخالفت کر رہی ہے۔ فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایجاد مولوی کہہ کر فرار کی ناکام کوشش کرتی ہے، میدان قیامت میں جب پیشی ہو گی تو کیا ایسی حیلہ سازی بچا سکے گی؟ بے پردہ حیا باختہ عورتیں دین کو اپنی عقل سے ناپتی ہیں کیا دین تمہاری عقل کے ماتحت ہے؟ کیا اللہ کا قانون تمہاری عقل کے ماتحت ہے؟ اگر مسلمان ہو کر رہنا ہے تو اللہ کے قانون کو ماننا ہوگا اور اسلام یہ کہتا ہے کہ عورت بے پردہ ہو کر باہر نکلنے سے اللہ سے دور اور شیطان سے قریب ہو جاتی ہے عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے لیکن اب حالت یہ ہے کہ بازاروں میں جائیں تو وہاں صنف نازک کے عریاں چہروں اور نیم عریاں جسموں کا ایک سیلاب نظر آئے گا۔ دفتروں کا رخ کریں تو اپنا کام بھول جائیں گے اور دل نگاہ کی طور دی کے ذریعے کسی عریاں اور میک اپ سے آلودہ نسوانی چہرے سے آویزاں ہو چکا ہوگا۔ سڑکوں پر فیشن ایبل بے

پردہ نوجوان لڑکیوں کے غول کے غول دعوت نظارہ دے رہے ہوتے ہیں اور گھر کا سربراہ بے پردگی کو روکنے کی کوشش نہیں کرتا یہ بے پردگی بدطریقہ کیا عذاب الٰہی کو دعوت نہیں دے رہا ہے؟

ام المومنین حضرت سلمہؓ کا بیان ہے کہ میں اور میمونہؓ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہ اچانک عبداللہ ابن مکتومؓ (نابینا) سامنے آگئے اور رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے لگے۔ چونکہ عبداللہ نابینا تھے اس لئے ہم دونوں نے ان سے پردہ کرنے کا ارادہ نہیں کیا اور اسی طرح اپنی جگہ بیٹھی رہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان سے پردہ کرو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ ہم کو تو وہ دیکھ نہیں رہے ہیں اس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم ان کو نہیں دیکھ رہی ہو؟

(احمد۔ ترمذی، ابوداؤد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی جہاں تک ممکن ہو سکے مردوں پر نظر ڈالنے سے پرہیز کرنا چاہیئے حضرت عبداللہ نابینا تھے پاکباز صحابی تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بیویاں پاکدامن تھیں اس کے باوجود آپ نے دونوں بیویوں کو حکم فرمایا حضرت عبداللہ سے پردہ کریں یعنی ان پر نظر نہ ڈالیں۔

مولانا عزیر گل صاحب جن کی وفات پچھلے دنوں ہوئی ہے ان کے گھر میں اہلیہ تھیں برطانوی النسل۔ سر فرانسس صوری گورنر لگا ہوا تھا اس کی بہن ریسرچ کرتے کرتے مسلمان ہوگئی حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے ہاتھ پر دیوبند میں آکر مسلمان ہوئی، اس نے کہا اب میں مسلمان ہوں مجھے کسی مسلمان سے نکاح کرنا چاہیئے۔ مولانا عزیر گل وہاں دیوبند میں پڑھاتے تھے ان کی اہلیہ وفات پاگئی حضرت مدنیؒ نے ان سے رشتہ کرا دیا ان کے پہلے انگریز خاوند سے ایک بیٹا اور بیٹی تھی انہوں نے ملنے کی خواہش ظاہر کی انہوں نے بیٹی کو لکھا اب میں مسلمان ہوں۔ اسلامی تہذیب کے سوا تمہاری شکل دیکھنا پسند نہیں کرتی۔ اگر تم آنا چاہتی ہو تو پشاور ہوائی اڈے پر لا نیا برقع بھیج دوں گی۔ تم میرا برقع اوڑھ کر میرے گھر آؤ اور جاتے ہوئے بھی برقع پہن کر ہوائی جہاز تک جانا اگر یہ شرط منظور ہے تو اجازت ہے۔ چنانچہ ان کی بیٹی آئی اور اس نے اسی طرح کیا۔ اور جتنے دن رہی اندر رہی۔ اندازہ لگائیے انہوں نے کس طرح اسلام کی تحقیق کی

حضرت ابوسائبؒ (تابعی) کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابوسعید خدریؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس اثناء میں کہ ہم بیٹھے ہوئے ہیں اچانک ہم نے ان کے تخت کے نیچے کچھ حرکت کی آواز سنی۔ ہم نے دیکھا تو سانپ نظر آیا لہٰذا میں اس کو مارنے کے لئے کودا حضرت ابوسعید خدریؓ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے اشارے سے مجھے روک دیا اور بیٹھنے کو کہا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوگئے تو حویلی کے اندر ایک گھر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کیا تم اس گھر کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا اس گھر میں ایک جوان آدمی رہتا تھا جو ہمارے ہی قبیلے سے تھا اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خندق کے لئے نکلے (وہ نوجوان بھی ہمارے ساتھ تھا) جب آدھا دن گذر جاتا تو وہ نوجوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر اپنے گھر آجاتا۔ ایک روز یہ واقعہ پیش آیا کہ جب اس نے گھر جانے کی اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ تم ہتھیار لے کر جاؤ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ قبیلہ بنو قریظہ تمہاری جان نہ لے لے۔ یہ سن کر اس شخص نے اپنا ہتھیار لیا پھر گھر کی طرف واپس ہوا۔ (وہاں پہنچ کر) اچانک کیا دیکھتا ہے کہ اس کی بیوی (گھر سے باہر) دونوں کواڑوں کے درمیان کھڑی ہوئی ہے اس کو دیکھ کر اسے سخت غصہ آیا اور اس کی غیرت کا تقاضہ ہوا کہ عورت کو نیزہ مار دے چنانچہ بیوی کی طرف اس نے نیزہ بڑھایا۔ اس کی بیوی نے کہا کہ نیزے کو روک لئے اور گھر میں داخل ہو کر دیکھئے کہ مجھے کس چیز نے باہر نکالا ہے چنانچہ وہ شخص گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک بڑا سانپ بستر پر لپٹا ہوا پڑا ہے اس کو دیکھتے ہی نیزہ بڑھایا اور سانپ کو نیزے میں پرو دیا اور پھر گھر سے نکل کر نیزے کو صحن میں گاڑ دیا۔ سانپ نے تڑپ تڑپ کر اس شخص پر حملہ کر دیا اور سانپ کی اور اس شخص کی موت وہیں اسی وقت ہوگئی اور بیک وقت اس طرح دونوں کی جان گئی۔ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ پہلے کس کی جان گئی۔

حضرت ابوسعید خدریؓ نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس واقعہ کا ذکر کر کے عرض کیا کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ اس کو زندہ فرمادے آپ نے ارشاد فرمایا اس کی زندگی کی دعا کی ضرورت نہیں (تم لوگ اپنے آدمی کے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کرو پھر فرمایا ان گھروں میں انسانوں کے علاوہ اور بھی رہنے والی چیزیں ہیں۔ (جن میں سانپ بھی ہیں اور سانپ کے روپ میں جنات بھی ہیں) لہٰذا جب تم ان سانپوں میں سے کسی کو دیکھو تو تین بار اس کے مارنے کا اعلان کرو اعلان سن کر چلا جائے تو بہتر ہے ورنہ قتل کر دو، وہ یا تو سانپ ہے یا کافر جن ہے جو سانپ کے روپ میں آیا ہے اس کے بعد فرمایا کہ جاؤ اپنے آدمی کو دفن کر دو۔

اس قصے کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ نوجوان صحابیؓ جب اپنے دروازے پر پہنچے تو ان کی غیرت نے اسی بات کو گوارہ نہ کیا کہ ایک ایسی عورت کو زندہ رہنے دیں لہٰذا اپنی بیوی کو مارنے کے لئے نیزہ اٹھا دیا۔ اگر ان کی بیوی باہر آنے کے سبب کا حوالہ نہ دیتی تو نیزے سے کم سے کم زخمی تو ہو جاتی اور گھراور ہو جاتا تو شاید زندہ بھی نہ رہتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ کرامؓ کے نزدیک کسی عورت کا باہر نکلنا بدترین جرم تھا دیکھئے مردوں سے مدینہ خالی ہے حضرات صحابہؓ خندق کھودنے میں لگے ہوئے ہیں، دوپہر کا وقت ہے اس اثناء میں جب ایک شخص اپنی بیوی کو باہر کھڑا دیکھتا ہے تو غیرت کے جوش میں بھر کے حملہ آور ہو جاتا ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابی عورتوں کا بے پردہ ہو کر باہر نکلنے کا خدانخواستہ رواج ہوتا ہے تو وہ صحابی اس قدر برہم کیوں ہوتے؟

عورتوں کا بے پردہ باہر نکلنا شیطان کو بہت مرغوب و محبوب ہے مغربی تہذیب کی دلدادہ لڑکیاں بے شرم ہو کر بے ہودہ باہر سڑکوں پر گھومتی ہیں اور شیطان کے مشن کو پورا کرتی ہیں احکام ربانی پر عمل کرتے ہوئے باپردہ رہنے احکام الٰہی کی اتباع میں انسانیت کی بقا ہے۔

جمعیت طلباء اسلام کے مرکزی صدر کا خطاب

جمعیت طلباء اسلام کے مرکزی صدر جناب نعیم خان نے کراچی ڈویژن میں مختلف مقامات پر طلباء کے اجتماعات سے خطاب کیا انہوں نے قومی تعصبات کے نام پر لڑانے والوں کی سخت مذمت کی اور اتحاد و اتفاق کے ساتھ مل جل کر رہنے کی تلقین کی۔ اجتماعات میں طلباء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

حضرت عزیر علیہ السلام کی وفات اور دوبارہ زندگی

منظور احمد شاہ آسی

حضرت عزیر علیہ السلام بنی اسرائیل کے نبی و رسول ہیں۔ جب بنی اسرائیل کی بداعمالیاں حد سے زیادہ بڑھ گئیں تو ان پر خدا کی طرف سے بخت نصر شاہ بابل کی شکل میں ایک عذاب نازل ہوا۔ بخت نصر ایک بڑی فوج لیکر بیت المقدس پر حملہ آور ہوا۔ ایک لاکھ یہودی باشندوں کو قتل کر دیا۔ ایک لاکھ کو قیدی بنا کر لے گیا۔ حضرت عزیر علیہ السلام بھی ان قیدیوں میں شامل تھے۔ بیت المقدس بھی ویران کر دیا۔

بخت نصر بھی بڑا عجیب اور ظالم شخص تھا اس کا قصہ کچھ یوں ہے کہ قوم عمالقہ کا ایک لڑکا ان کے نصر بت کے پاس کسی نے پھینک دیا۔ نہ تو اس کو کوئی جانتا تھا۔ اور نہ اس کے باپ کا علم تھا۔ اس لئے اس بت کے نام پر بخت نصر (یعنی نصر کا بیٹا) رکھ دیا۔ یہ جب بڑا ہوا تو خدا نے حکومت و سلطنت سے نواز دیا۔ کچھ مدت بعد حضرت عزیر علیہ السلام کو رہا کر دیا۔ حضرت عزیر رہائی کے بعد بیت المقدس کی طرف روانہ ہوئے۔ گدھے پر سوار تھے۔

بیت المقدس کی تباہی و بربادی کو جب دیکھا تو دل رو پڑا۔ اور شہر بھر میں گھومے لیکن انسان نہ دیکھا۔ درختوں کو دیکھا تو وہ پھلوں سے لدے پھندے تھے۔ پھول کھلے تھے۔ کوئی توڑنے والا نہ تھا۔ یہ دیکھ کر بے ساختہ ان کی زبان پر یہ الفاظ آ گئے۔

انی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا

ترجمہ: یعنی اس شہر کی تباہی و بربادی کے بعد اس شہر کو دوبارہ زندہ (آباد) کیا جائے گا

آپ نے وہاں پھل توڑ کر کھائے انگور نچوڑ کر پیئے۔ اور گدھے کو ایک مضبوط رسی سے باندھ کر سو گئے۔ اسی نیند کی حالت میں موت کی نیند سو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو پرندوں، چرندوں، جنوں، انسانوں کی نظروں سے پوشیدہ کر دیا۔ یہاں تک کہ ستر سال گذر گئے تو شاہ فارس کا بیت المقدس سے گذر ہوا۔ جب اس شہر کی ویرانی دیکھی تو ایک بڑی تعداد وہاں آباد کی۔ جو بچے کھچے بنی اسرائیل کے افراد تھے ان کو بھی وہاں لا کر آباد کر دیا۔ ان آباد ہونے والوں نے بیت المقدس کو نئے سرے سے آباد کیا۔ خوبصورت عمارتیں بنوائیں۔ اور قسم قسم کے باغات لگوا کر بیت المقدس کی خوبصورتی کو پہلے سے بھی زیادہ چار چاند لگا دیئے۔ حضرت عزیر علیہ السلام اس دوران پورے سو سال موت کی نیند رہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو دوبارہ زندہ کیا تو آپ کا گدھا جس کو آپ نے مضبوط رسی سے باندھا تھا۔ وہ گلا سڑا تھا۔ اس کی ہڈیاں بکھری پڑی تھیں مگر آپ کا کھانا بدستور ٹھیک ٹھاک حالت میں تھا اور نہ ہی توڑے ہوئے پھل خراب ہوئے تھے۔ حضرت عزیر کے داڑھی اور سر کے بال سیاہ ہی تھے اور حضرت عزیر کی عمر بھی چالیس سال ہی نظر آتی تھی۔ یعنی اتنا زمانہ گذرنے کے باوجود بھی آپ میں کوئی تبدیلی نہ آئی تھی۔ اس سوچ و بچار میں آپ غلطاں و پیچاں تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام سے بذریعہ وحی پوچھا۔ لبثت۔ اے عزیز تو اس حالت میں کتنی دیر رہا ہے۔ حضرت عزیرؑ نے عرض کی

اے بار الٰہ لبثت یوماً او بعض یوم

میں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ سویا رہا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا بلکہ تو پورے سو سال تک سوتا رہا۔ ذرا اپنے گدھے کو دیکھو جس کا گوشت گل سڑ کر ختم ہو گیا۔ ہڈیاں بکھر چکی ہیں۔ اور تمہارا گھو۔ دیکھو تمہارے سامنے گدھے کو زندہ کروں گا۔ چنانچہ گدھے کی بکھری ہوئی ہڈیوں میں حرکت پیدا ہوئی۔ تمام ہڈیاں جمع ہو کر اپنے اپنے جوڑوں سے مل گئیں۔ اور گدھے کا ڈھانچہ بن گیا۔ اور لمحہ لمحہ اس پر گوشت بھی چڑھتا گیا۔ اور گدھا کھڑا ہو کر ڈھینچوں ڈھینچوں کرنے لگا حضرت عزیر علیہ السلام نے فرمایا۔

ان اللہ علی کل شئی قدیر

میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہاں سے اٹھ کر حضرت عزیر علیہ السلام بیت المقدس یعنی شہر میں دوبارہ داخل ہوئے۔ اور اس جگہ پہنچے۔ جہاں پہنچے جہاں ان کا مکان تھا۔ وہاں نہ تو کسی نے آپ کو پہچانا۔ ایک بوڑھی بیٹھی تھی۔ جس کے پاس حضرت عزیر پلے بڑھے تھے۔ اور جوان ہوئے تھے۔ آپ نے بڑھیا سے پوچھا۔ اماں عزیر کا مکان یہی ہے۔ بڑھیا نے کہا کہ ہاں بیٹا مکان تو یہی ہے۔ لیکن عزیر کہاں ہیں۔ وہ تو بہ ستر سو برس سے لاپتہ ہے۔ یہ کہہ کر بڑھیا نے رونا شروع کر دیا۔ تو آپ نے فرمایا اماں عزیر میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ۱۰۰ برس تک مردہ رکھا۔ پھر دوبارہ زندہ کیا ہے۔ تو میں آگیا ہوں۔ بڑھیا نے کہا کہ بیٹا عزیر تو بڑے باکمال تھے۔ جو بھی دعا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول کر لیتے تھے۔ اگر تم واقعی عزیر ہو تو میرے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھوں کی بینائی بحال کر دے۔ حضرت عزیر علیہ السلام نے جب دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی دعا قبول فرمائی۔ اور اسے آنکھوں کی روشنی عطا فرمائی۔ اور فالج بھی اچھا ہو گیا۔ بڑھیا نے جب دیکھا تو پہچان لیا۔ کہ واقعی حضرت عزیر ہیں۔

پھر وہ بوڑھی اماں حضرت عزیر علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے ایک محلے میں لے گئی۔ وہاں تمام اسرائیلی جمع تھے۔ بڑھیا نے کہا یہ حضرت عزیر علیہ السلام ہیں۔ وہاں حضرت عزیر کے چند لڑکے بھی موجود تھے۔ کسی نے یقین نہ کیا کہ یہ حضرت عزیر علیہ

اسلام ہیں۔ حضرت عزیر کے ایک بیٹے نے کہا کہ میرے باپ کے دونوں کاندھوں کے درمیان ایک کالے رنگ کا چاند کی شکل کا مسّہ تھا۔ حضرت عزیر علیہ السلام نے کرتا جو اٹھایا تو مسّہ موجود تھا۔ پھر بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرت عزیر علیہ السلام کو تورات زبانی یاد تھی۔ حضرت عزیر نے تورات فرفر سنا دی۔

بخت نصر نے جب حملہ کیا تو اس وقت ہزاروں اہل کتاب کے علاوہ علماء اور تورات کے حفاظ قتل کر دیئے گئے۔ اور تورات کا کوئی بھی نسخہ باقی نہ چھوڑا تھا۔ صرف حضرت عزیر علیہ السلام بچ گئے۔ جس کو قیدی بنا کر لے گیا۔ جب حضرت عزیر علیہ السلام نے تلاوت کی تو اب سوال یہ پیدا ہوا کہ اس بات کا اندازہ اس بات کا پتہ کس طرح چلایا جائے۔ کہ واقعی یہ کتاب پڑھی گئی ہے۔ ایک اسرائیلی نے کہا میرا باپ کہا کرتا تھا۔ کہ جب ہمیں بخت نصر نے قید کیا تو اس سے قبل ایک نسخہ میرے دادا نے انگور کی بیل کی جڑ میں دفن کر دیا تھا۔ اگر اس کی نشاندہی کر دی جائے تو میں آپ کو تورات کا وہ نسخہ نکال کر دے سکتا ہوں۔ چنانچہ بنی اسرائیلیوں نے اس انگور کی نشاندہی بھی کر دی۔ تو وہ تورات کا نسخہ بھی نکالا گیا۔ تو حضرت عزیر علیہ السلام کی تصدیق ہو گئی۔ کہ یہی عزیر علیہ السلام ہیں۔ اس وقت بنی اسرائیل میں یہ عقیدہ پھیل گیا کہ حضرت عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو دوبارہ پیدا کیا ہے۔ ان کے اس عقیدے کا اعلان قرآن مجید میں بھی ہے۔ ایسے واقعات و عادات کا مشاہدہ کرنے کے بعد عقیدہ میں بگاڑ پیدا ہوا۔

بحوالہ جمل الجلالین ص

کچھ لوگ تو معجزات کو دیکھ کر مشرک بن جاتے ہیں۔ جیسے یہود و نصاریٰ نے جب حضرت عزیر علیہ السلام کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھے تو حد سے بڑھ گئے۔ جیسے قرآن کا اعلان ہے

قالت الیہود عزیز ابن اللہ
وقالت النصاریٰ المسیح ابن اللہ

اور کچھ لوگوں نے سرے سے معجزات کا انکار کر دیا۔ جیسے سرسید احمد خان، آنجہانی غلام احمد پرویز، آنجہانی مرزا قادیانی، نیاز فتح پوری، حافظ اسلم جیراجپوری وغیرہ۔ یہ اپنے ذہن فاسد کے مطابق معجزات کی تاویلات کرتے ہیں۔

مثلاً مندرجہ بالا واقعہ میں سرسید احمد خان نے مندرجہ ذیل تاویلات باطلہ کی ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

(۱) حضرت عزیر علیہ السلام فوت نہ ہوئے تھے بلکہ یہ واقعہ خواب میں ہوا تھا۔ حالانکہ اس واقعہ کو خواب سے تعبیر کرنا سراسر نص قرآنی کے خلاف ہے

(۲) اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے دو طرح کے نشانات دکھائے ہیں۔ (۱) گدھے کی ہڈیاں بھی بوسیدہ ہو گئیں۔ گدھے کو حضرت عزیر علیہ السلام کے سامنے زندہ کیا گیا۔ جس کی صراحت قرآن پاک میں موجود ہے۔ (۲) لیکن حضرت عزیر علیہ السلام کا کھانا اور پھل اسی طرح تر و تازہ تھے۔ ان میں باوجود مدت دراز (۱۰۰ سال) گذر نے کے ذرہ برابر فرق نہ آیا۔ یہی معجزات ہے اور خرق عادت بات ہے۔ اگر یہ واقعہ خواب کی حالت میں ہوا تو پھر گدھے کو زندہ ہونا چاہئے تھا۔ جب قرآن میں موجود ہے کہ وہ مر گیا۔ اور ہڈیاں بھی بوسیدہ ہو گئیں

(۳) اس آیت میں یہ بھی ہے کہ

ولنجعلک اٰیۃً للناس۔

کہ ہم اس واقعہ کو لوگوں کے لئے نشانی اور معجزہ بنا دیں گے۔ قیامت تک لوگ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں گے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ خواب دیکھا گیا تھا۔ واقعہ بھی کوئی معجزہ یا نشانی بن سکتا ہے۔ پھر خواب میں تو ہر آدمی ایسے مشاہدات کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ نبی اور غیر نبی میں فرق کیا ہوا۔

(۴) جب حضرت عزیر علیہ السلام کو زندہ کیا جاتا ہے۔ اور گذشتہ بات بتائی جاتی ہے۔ تو حضرت عزیر تعجب میں پڑ کر فرماتے ہیں۔

اعلم ان اللہ علی کل شیئ قدیر

میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے میری وفات سے قبل یہ شہر ویران تھا۔ لیکن وفات کے بعد آباد کیا گیا۔ واقعی اللہ قادر ہیں۔ کہ پہلے سے زیادہ اچھی طرح شہر آباد کیا۔

عیسائیت کی تبلیغ کے لئے بھیجے گئے

مبلغوں نے اسلام قبول کر لیا۔

مکہ مکرمہ سے شائع ہونے والے ہفت روزہ میں "العالم الاسلامی" کی اطلاع کے مطابق لائبیریا میں اسلام کا صفایا کرنے کا ارادہ رکھنے والی عیسائی تنظیموں کا منصوبہ اس وقت ناکام ہو گیا جب ان کی جانب سے بھیجے گئے عیسائی مبلغوں کی اکثریت نے اسلام قبول کر لیا۔ ان تنظیموں نے چھ ہزار چار سو تریپن (۶۴۵۳) مبلغوں کو ایک گروہ کو تبلیغی تربیت دے کر لائبیریا کی راجدھانی منروویا روانہ کیا تھا تاکہ وہاں جا کر وہ عیسائیت کی تبلیغ کریں اور وہاں کے مسلمانوں کی رگ و پے میں پیوست اسلام کی جڑوں کو اکھاڑ پھینکیں۔ ان مبلغوں نے لائبیریا آ کر جب وہاں کی مقامی زبانوں کا مطالعہ شروع کیا تو اس دوران انہیں اسلامی لٹریچر کے مطالعہ کا بھی موقع ملا اور وہ اسلامی تعلیمات سے اس درجہ متاثر ہوئے کہ ان کی اکثریت عیسائیت چھوڑ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ اور وہ علاقے جہاں وہ عیسائیت کی تبلیغ کے لئے بھیجے گئے تھے اب ان کی اسلامی تبلیغ کی سرگرمیوں کا مرکز بن گئے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگرچہ تبلیغی تربیت کے دوران انہیں مذاہب عالم کے مطالعہ کا موقع دیا گیا تھا مگر اسلام کے صرف مسخ شدہ تعلیمات سے ہی واقف کرایا گیا تھا۔ اور انہوں نے اصل اسلام کو اس وقت سمجھا ہے جب انہیں اپنے میدان عمل لائبیریا میں آ کر اس کے اصل ماخذ کا براہ راست مطالعہ کا موقع ملا ہے۔

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

جس ذات مقدس پہ کامل ہوئی
حق تعالیٰ کی نعمت ہمارا نبی
جس کو حق نے کہا خاتم الانبیاء
سارے عالم پہ رحمت ہمارا نبی

حافظ محمد ظہور الحق ظہور

حاصلِ مطالعہ

تاجدارِ ختمِ نبوّت کی امتیازی خصوصیات

مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھ چیزوں میں انبیاء کرام پر فضیلت دی گئی ہے۔

۱۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں۔ ایک دوسری حدیث میں فواتح الکلم اور خواتم کا بھی تذکرہ ہے۔ ۲۔ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔ ۳۔ مالِ غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے۔ ۴۔ روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے کی جگہ بنا دیا گیا ہے۔ ۵۔ مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے ۶۔ مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ!

۷۔ مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ ۸۔ کوئی نبی ایسا نہیں کہ انہیں دنیا میں اللہ کی طرف سے کہا گیا کہ مجھ سے ایک سوال کرو جسے میں ضرور پورا کروں گا۔ میں نے اس سوال اور دعا کو اُمت کی شفاعت کے لئے اٹھا رکھا ہے۔ (بخاری فی التاریخ، بزار، بیہقی، ابونعیم)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت میں مزید چند خصوصیات کا تذکرہ ملتا ہے۔ ۹۔ آپؐ نے فرمایا مجھے یہ حکم دیا گیا کہ میں جنّات کو ڈراؤں۔ ۱۰۔ میری اگلی پچھلی سب زلتوں کو معاف کر دیا گیا۔ ۱۱۔ مجھے حوضِ کوثر عطا فرمایا۔ ۱۲۔ میرا حوض سب حوضوں سے بڑا بنایا گیا۔ ۱۳۔ میرے لئے میرے ذکر کو اذانوں میں بلند کیا گیا۔ ۱۴۔ قیامت کے دن مجھے مقام محمود عطا کیا جائے گا۔ ۱۵۔ قبر سے سب سے پہلے مجھے اٹھایا جائے گا۔

(ابن ابی حاتم)

۱۶ مجھے سفید و سیاہ اور سرخ کی طرف بھیجا گیا۔ (ابونعیم) ۱۷۔ زمین کے خزانے کی کنجیاں دی گئیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریمؐ تو دنیا سے تشریف لے گئے مگر تم لوگ زمین کے خزانوں کو نکال رہے ہو۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا مگر اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا مگر میرا حال یہ ہے کہ مجھ سے دجال کے معاملہ میں وہ شی بیان کی گئی ہے جو کسی سے بیان نہیں کی گئی وہ یہ کہ دجال کانا یک چشم ہے اور تمہارا ربّ جسم و جسمانیت اور عیوب سے پاک صاف ہے۔ (احمد)

۱۹۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ میں محبت، خلت اور کلام تینوں کو جمع فرمایا۔ ۲۰۔ (آپؐ طاقت، قوت میں بھی سب سے زیادہ تھے) کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ قوت میں آپؐ پر غالب ہوتا۔ ۲۱۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے ایسی جگہ سے کلام فرمایا جہاں کسی مخلوق کا گزر نہ ہوا نہ کسی مقرب فرشتہ کا نہ کسی نبی مرسل کا۔ ۲۲۔ آپؐ اس وقت نبیؐ تھے جب کہ آدم علیہ السلام ابھی خمیر میں تھے۔ ۲۳۔ اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں اور حضرت آدم علیہ السلام سے یہ عہد لیا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور آپؐ کی مدد کریں۔

۲۴۔ عہد الست میں سب سے پہلے "بلیٰ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ۲۵۔ حضرت آدمؑ اور تمام کائنات کی تخلیق آپؐ کی وجہ سے ہوئی۔ ۲۶۔ آپؐ کا نام مبارک عرش، تمام آسمان، جنتوں، ان تمام چیزوں پر لکھا ہے جو ملکوت سموات میں ہیں۔

۲۷۔ ابلیس لعین کو آپؐ کی ولادت کی وجہ سے آسمانوں سے روک دیا گیا۔ ۲۸۔ آپؐ کو تمام حسن و جمال دیا گیا۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام کو نصف حسن دیا دیا گیا۔

۲۹۔ آپؐ کی بعثت کی وجہ سے کہانت کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا اور شہاب کی مار کے ذریعہ خبریں سننے سے آسمانوں کی حفاظت کی گئی۔

۳۰۔ تمام انبیاء کے معجزے اپنے اپنے وقت کے ساتھ تھے مگر قرآن پاک ایسا معجزہ ہے جو قیامت تک باقی اور مستمر رہے گا۔

۳۱۔ وہ فضائل و معجزات جو جدا جدا ہر نبی کو دیئے گئے وہ سب کے سب حضور نبی اکرمؐ کو عطا کئے گئے۔

۳۲۔ آپؐ کی بعثت تمام نبیوں کے آخر میں ہے اور آپؐ کی شریعت قیامت تک باقی رہنے والی ہے۔ نیز آپؐ کی شریعت پہلی تمام شریعتوں کی ناسخ ہے۔

۳۳۔ آپؐ تمام انس و جن کی طرف مبعوث ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی زندگی کی قسم کھائی ہے۔ لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون ۰ ۳۴۔ آپؐ کی تمام ازواج مطہرات آپؐ کے لئے مددگار بنیں۔ ۳۵۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو ان کے ناموں سے پکارا مگر آپؐ کو نہیں۔

۳۶۔ آپؐ کے بعد آپؐ کی ازواج مطہرات سے نکاح کرنا حرام قرار دیا گیا۔ ۳۷۔ آپؐ دو قبلوں اور دو ہجرتوں کے جامع ہیں۔

اگر حضرت موسیٰؑ سے اللہ تعالیٰ نے زمین پر کلام کیا تو آپؐ سے آسمانوں پر سدرۃ المنتہیٰ سے اوپر بلا واسطہ بالمواجہ گفتگو فرمائی۔ اور دیدار بھی نصیب فرمایا۔

۳۸۔ نبوت، ملک، اور غلبہ تینوں چیزیں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عطا فرمائیں۔

۳۹۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا آپؐ کے ہاتھ میں ہوگا اس کے نیچے آدم علیہ السلام اور جوان کے سوا ہیں سب ہوں گے۔ ۴۰۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں آپؐ کے ذکر کو بلند کیا۔ کوئی خطیب کوئی گواہی دینے اور نماز پڑھنے والا نہ ہوگا مگر یہ کہ وہ کہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ، واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ۔

۴۱۔ دنیا اور آخرت میں سب سے مکرم اللہ تعالیٰ کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

۴۲۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک عضو مطہر کا بیان قرآن پاک میں فرمایا۔

بقیہ: قادیانی ڈی ایس پی مخبر

قادیانی کو تبدیل کرنے کا کیس ضروری کارروائی کے لئے آئی جی پولیس پنجاب کو ارسال کر دیا ہے

فضائل اور مسائل رمضان المبارک

از: سید تنظیم حسین صاحب کراچی

رمضان کا مہینہ نہایت قیمتی اور بابرکت مہینہ ہے۔ اس ماہ مبارک کو شخصیت کی تعمیر کرنے میں اور سیرت کو نورانی اور کامیاب بنانے میں بڑا دخل ہے۔ بشرطیکہ ان احکام کو جو اللہ تعالیٰ نے اس ماہ مبارک کے لئے نافذ فرمائے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تفصیلاً عمل کرکے دکھائے۔ ان کی تعمیل کی اپنی طاقت کے مطابق کوشش کی جائے۔ ان احکامات کی تعمیل میں کچھ دقت نہیں۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:۔

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی کا خواہاں نہیں۔

یہ احکام اس قدر ارفع و اعلیٰ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے احکام فرضیت نافذ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ "کہ رمضان المبارک کے احکام ایسے ہیں۔ کہ اس کے لئے بندوں کو خصوصی طور پر دل سے اللہ تعالیٰ کا شکر گذار ہونا چاہئے۔ اور زبان سے بھی اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا ذکر کرنا چاہئے۔ اور کیوں نہ ہو۔ رمضان شریف بابرکت مہینہ ہے۔ جس میں قرآن کریم نازل ہوا۔ جو دنیا کے پیدا کرنے والے اور پالنے والے کا جن و انس کے لئے نور سے بھرا ہوا پیغام ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

شہر رمضان الذی۔ تا تشکرون

ترجمہ:۔ رمضان کا مہینہ وہ ہے۔ جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔ اور ہدایت کی روشن دلیلیں اور حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے۔ لہٰذا جو بھی تم میں سے اس مہینہ کو پائے۔ تو اس کے روزے ضرور رکھے۔ جو بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں تعداد پوری کرلے۔ اللہ تعالیٰ تم پر آسانی چاہتا ہے۔ اور تم پر تنگی کا خواہاں نہیں اور چاہئے کہ تم تعداد ضرور پوری کرلو۔ اور اپنے کو ہدایت دینے پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اظہار کرو تاکہ تم شکر کرو (سورۃ بقرہ)

مذکورہ آیت کے اعتبار سے رمضان کے مہینہ کا روزہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے سہولتیں یہ مہیا فرمائی ہیں کہ اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا۔ یا سفر میں ہے اور سفر کی صعوبتوں کے ساتھ روزہ کا متحمل نہیں ہو سکتا تو ایسے شخص کے لئے اجازت ہے کہ وہ جتنے دنوں کے روزے ان مجبوریوں کی وجہ سے نہ رکھ سکا۔ تو ان کے بعد کے دنوں میں مسلسل یا تھوڑے تھوڑے کرکے پورا کرلے۔

دوسری بات مذکورہ بالا آیت سے یہ واضح ہوتی ہے کہ رمضان کا بابرکت مہینہ وہ ہے۔ جس میں خدائے تعالیٰ کا ابدی پیغام قرآن کریم نازل ہوا۔

اور قرآن کریم کے نزول کا مقصد عام انسانوں کی ہدایت ہے:۔

اور اس میں ہدایت کی روشن دلیلیں اور حق و باطل میں امتیاز کرنے کے لئے روشن نشانیاں ہیں۔ قرآن کریم کو اس مہینہ کے ساتھ ایک خصوصی مناسبت ہے۔ اس لئے اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے معنی اور مفہوم پر غور و خوض کرنا۔ اور احکام الٰہی کی روشنی میں اپنے احوال اور اعمال کا جائزہ لینا خصوصی طور پر مفید اور نافع ہے۔ اس طرح احکام الٰہی کی تعمیل کرنا اور تقویٰ اختیار کرنا نہ صرف آسان ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس میں ایک خاص کیفیت اور حلاوت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا پورا اہتمام کرنا چاہئے تاکہ اس مبارک مہینہ میں صحیح معنوں میں اسلامی شخصیت کی تعمیر ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور رحمت کا نور حاصل ہو جائے۔ یہی زندگی کا اہم ترین بنیادی مقصد ہے اور اس امر کی پوری پوری کوشش کی جائے۔ کہ ہر مسلمان کا تعلق خدائے تعالیٰ کے ابدی کلام یعنی قرآن کریم سے حقیقی طور پر ہو جائے۔ اور وہ کلام الٰہی کے انوار سے براہ راست فیضیاب ہو۔ اس بات کو ہر وقت یاد رکھا جائے۔ کہ قرآن کریم کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں یہ مبارک مہینہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جو کیفیت اس مبارک مہینہ میں حاصل ہو جائے۔ اس کو سال کے بقیہ حصوں میں ترقی دینے اور قائم رکھنے کی کوشش کرتا رہے۔ ویسے حق کی جستجو کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر وقت موجود ہے۔ اس سلسلہ میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ وہ یہ ہے کہ روزہ سے متعلقہ آیات کے درمیان اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ۔

ترجمہ:۔ اور جب تجھ سے پوچھیں میرے بندے مجھ کو میں تو قریب ہوں۔ قبول کرتا ہوں۔ دعا مانگنے والے کی جب مجھ سے دعا مانگے چاہئے کہ وہ حکم مانیں میرا اور یقین لائیں مجھ پر تاکہ کامیابی کی راہ پر آ جائیں۔

یہاں پر آیت مذکورہ میں ایک لطیف اشارہ ہے۔ کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ ہر وقت اخلاص سے دعا مانگنے والے کی دعا سنتا ہے۔ مگر روزہ دار کو روزہ کی حالت میں یہ تقرب خصوصی طور پر حاصل ہوتا ہے اور نیک بندوں کا معمول یہ رہا ہے۔ کہ روزہ جب ختم کے قریب ہو۔ تو قبل افطار اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگی جائیں۔ خواہ وہ اپنی ذات سے متعلق ہوں۔ یا اپنے اقرباء کے متعلق ہوں۔ یا پورے معاشرہ اسلامی سے متعلق ہوں۔ مسلمان کو پورا معاشرہ اسلامی عزیز ہوتا ہے۔ خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں آباد ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو حکماً اور صراحتاً بھائی بتایا ہے جہاں تک کہ قرآن کریم کے ان بلند اوصاف اور مقاصد کا تعلق ہے۔ اور جس قدر روحانی فوائد اس کی تلاوت سے مرتب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر قرآن شریف میں ان کا ذکر فرمایا ہے۔ یہاں اختصار کی وجہ سے صرف دو آیتوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

سورۃ مائدہ میں ہے:۔

ترجمہ:۔ بے شک۔ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آئی ہے۔ اللہ اس سے سلامتی کی راہیں کھولتا ہے۔ ہر اس شخص کے لئے جو اس کی رضا کا تابع ہوا۔ اور انہیں اپنے حکم سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔ اور ان کو کامیابیوں کی سیدھی راہ پر چلاتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں قرآن کی صفات بیان کی گئیں کہ وہ ہدایت کا سبب ہے۔ اور سلامتی کی راہ اسے دکھاتا ہے۔ جو اللہ کی رضا کا تابع ہو۔ غرض اللہ کی رضامندی قرآن کی ہدایت کے حصول کے لئے شرط ہے اور اس شرط کا پورا کرنا اپنی خواہشات

کے ترک کرنے پر موقوف ہے۔ اس لئے کہ جو شخص اپنی خواہشات کی پیروی کرے گا۔ وہ اللہ کی رضا کا تابع نہیں ہو سکتا۔ اور خواہشات کی پیروی کی زنجیریں کاٹنے کے لئے رمضان شریف کے روزے ایمان اور ثواب کی نیت سے رکھنا بے حد مفید ہیں۔

لہٰذا رمضان کے مہینے میں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ خواہشات کی پیروی سے نجات حاصل کر کے اللہ کی رضا کے تابع بنیں۔ تاکہ امن و سلامتی کی راہیں قرآن کے ذریعے میں حاصل ہو سکیں۔ قرآن مجید کی صفات اور اس کے نازل کرنے کے اغراض کے سلسلے میں اور ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شئی
وھدی و رحمۃ وبشرٰی للمسلمین

سورۃ النحل ۸۹۔

ترجمہ:۔ اور ہم نے آپ کے اوپر ایسی کتاب نازل کی ہے۔ جس میں ہر چیز کا کافی بیان ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے ہدایت و رحمت و بشارت ہے۔

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کے لئے قرآن کریم کو ہدایت کا ذریعہ اور رحمت کا سبب اور خوشخبری سنانے والا کلام کیا گیا ہے۔ رمضان کے مہینے کے ساتھ قرآن مجید کو خصوصی مناسبت ہے۔ اس لئے اس مہینہ میں روزہ کے ذریعہ خواہشات پر قابو پانے کی کوشش ضروری ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کر سکیں۔ اور اس کے ثمرہ میں دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق اور آخرت کے مستحق اور آخرت کے لئے جنت کی خوشخبری اور بشارت کے اہل بن جائیں۔ موجودہ حالات جس سے ہم مسلمان دوچار ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ان حالات کا تقاضہ ہے۔ کہ ہم مصائب اور مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لئے فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائیں اور یہی جاری دنیاوی اور اخروی فلاح و اصلاح کا واحد ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اس بارہ میں صراحت ارشاد ہے۔

سورۃ ذاریات میں ہے۔

ترجمہ:۔ پھر اللہ کی طرف دوڑو بے شک میں۔ تمہارے لئے اللہ کی طرف سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ اور اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بناؤ۔ بے شک میں تمہارے لئے اس کی طرف کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

اس لئے ہم مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس وقت حالات کے تقاضہ کو ملحوظ رکھ کر ہم اپنے آپ کو دنیا کے پیدا کرنے اور پالنے والے کریم آقا سے وابستہ کر لیں۔ اور دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام اور ایمان کے تقاضوں کو پورا کریں تاکہ اللہ کی رحمتیں اور اس کے انعام و اکرام کے مستحق ہو سکیں بیشک ہم بہت خطاوار ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نہایت کریم ہے۔ اضطراب سے دعا مانگنے والوں کی اور نیکی پر قائم رہنے والوں کی دعا فوراً قبول فرماتے ہیں۔ اسی رمضان شریف کے ذکر کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے دعا کی قبولیت کا وعدہ فرمایا جیسا کہ آیت نمبر ۱۸۶ مذکورہ میں واضح ارشاد ہے۔ اس میں صاف طور پر اشارہ ہے کہ اس مہینہ میں دعا خاص طور پر قبول کی جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے واضح طور پر بات ثابت ہے کہ روزہ دار کی ایک دعا اللہ تعالیٰ ہر روز قبول فرماتے ہیں۔

دعا:۔ رمضان شریف میں جب کہ دعا کی قبولیت کا زمانہ ہے۔ استغفار کی کثرت بے حد مفید ہے۔ استغفار کے بہت سے الفاظ منقول ہیں۔ منجملہ ان کے ایک استغفار یہ بھی ہے۔

رب اغفرلی وتب علی انک انت
التواب الرحیم ہ

استغفار کی کثرت جس قدر ممکن ہو کریں۔ اور اپنی ضرورت اور حاجات کے لئے جہاں دعائیں مانگیں وہاں پوری امت مسلمہ کے لئے دعائیں ضرور کریں۔

مسائل صیام

روزے کی نیت رات سے نصف النہار شرعی تک جب بھی روزے کا ارادہ کرلیں جائز ہے۔ رمضان میں اگر کسی نے نفلی روزے کی نیت کی جب بھی روزہ رمضان کا ہو جائے گا۔ نیت کے بغیر کوئی عمل صحیح نہیں ہوتا۔ اس لئے نیت ضروری ہے زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں دل کا ارادہ کافی ہے۔

روزے کے مکروہات۔ (۱) بلا عذر کوئی چیز چکھنا (بدمزاج شوہر کے خوف سے عورت زبان کی نوک سے سالن کا نمک چکھ لے گی تو یہ عذر شرعی ہے۔ (۲) گوند یا کوئی اور چیز منہ میں ڈالے رکھنا (۳) کلی یا ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا (۴) غیبت کرنا جھوٹ بولنا، گالی گلوچ کرنا، روزہ کی تکلیف سے بیقراری یا گھبراہٹ کا اظہار کرنا، اگر غسل کی حاجت ہو تو صبح صادق کے بعد تک قصداً غسل میں دیر کرنا، کوئلے چبانا منجن یا ٹوتھ پیسٹ وغیرہ سے دانت صاف کرنا، روزہ دار کے لئے یہ سب مکروہ ہے۔

روزے کے مفسدات کسی نے زبردستی کوئی چیز روزہ دار کے منہ میں ڈال دی۔ اور حلق سے اتر گئی (۲) روزہ یاد ہوتے ہوئے بلا ارادہ کلی کرتے وقت حلق میں پانی اتر گیا۔ (۳) قے آئی اور قصداً اسے نگل گیا۔ (۴) منہ بھر کر قصداً قے کر دی (۵) کنکر یا پتھر یا گٹھلی یا مٹی یا کاغذ کا ٹکڑا قصداً نگل گیا، یا دانتوں میں پھنسی ہوئی کوئی چیز جو چنے کے برابر یا اس سے زیادہ تھی۔ اسے نکال کر نگل گیا، اور چنے سے کم ہو یا زیادہ اگر منہ سے باہر نکالنے کے بعد پھر نگل گیا۔ (۶) کان میں تیل ڈالنا یا ناک میں دوا ڈال لی (۷) دانتوں سے نکلا ہوا خون، جو تھوک پر غالب تھا اسے نگل لیا۔ (۸) بھولے سے کچھ کھا پی لینے کے بعد یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا۔ پھر قصداً کچھ کھا پی لیا۔ (۹) یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح نہیں ہوئی سحری صبح صادق کے بعد کھائی۔ (۱۰) رمضان کے سوا اور دنوں میں کوئی روزہ قصداً توڑ دیا (۱۱) آفتاب غروب ہو جانے کے دھوکے میں دن رہتے ہوئے روزہ افطار کیا۔ (۱۲) انجکشن لیا۔ یا دمہ کی پچکاری وغیرہ سے دوا ڈالی، ان تمام صورتوں میں روزہ ٹوٹ گیا۔ اس کی قضا واجب ہے۔ کفارہ لازم نہیں ہوتا۔

روزے کے مستحبات (۱) سحری کھانا (۲) سحری میں تاخیر کرنا (۳) آفتاب غروب ہوتے ہی روزے میں جلدی کرنا (۴) چھوہارے کھجور یا پانی سے افطار کرنا (۵) لغویات سے بچنا (۶) رات ہی سے روزے کی نیت کر لینا (۷) لڑائی جھگڑے اور غصہ کرنے گالی گلوچ سے بچنا۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا بھول کر کھا پی لینا خواہ پیٹ بھر کر ہو (۲) احتلام ہو جانا (۳) بالوں میں تیل لگانا (۴) سرمہ لگانا اگرچہ اس کا اثر حلق میں محسوس ہو (۵) کسی چیز کا دھواں

بلا قصد حلق کے اندر چلا جانا (۶) غبار و بخیرہ کا حلق میں چلا
(۸) دواؤں کے ذائقے کا اثر رکھنے والے دھویں کا
حلق میں جانا (۹) بے غسل ہونا (۱۰) غسل کرتے ہوئے
پانی کا کان میں چلا جانا (۱۲) قے کرنا جو منہ بھر کر نہ ہو (۱۳)
چنے کی مقدار یا اس سے کم دانت میں اٹکی ہوئی چیز کا منہ سے
نکالے بغیر نگل جانا (۱۴) ناک سے سڑک کر نگل جانا۔ ان تمام
صورتوں میں روزہ فاسد نہیں ہوتا۔
جانا جو لعوہ آٹے وغیرہ کا غبار (۷) مکھی مچھر کا حلق میں چلا جانا

افطار کی دعا

اللھم لک صمت وعلیٰ رزقک افطرت

تراویح

بیس رکعات تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ اور اسے جماعت سے ادا
کرنا۔ سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔ عشاء کے بعد سے نصف
رات تک تراویح کا مستحب وقت ہے۔ اور آخر شب تک بلا کراہت
جائز ہے۔ ایک پورا قرآن مجید تراویح میں پڑھنا اور سننا سنت
ہے۔ وتر سے پہلے اور وتر کے بعد تراویح پڑھنا درست
ہے۔ تراویح کی امامت کے لئے وہی شرائط ہیں۔ جو دیگر
نمازوں کے لئے ہیں۔ اور فاسق کی امامت درست نہیں
اجرت طے کر کے قرآن پڑھنا جائز نہیں!

اعتکاف

عشرہ اخیرہ میں یعنی بیس رمضان
کے غروب آفتاب سے تھوڑی دیر پہلے اعتکاف نہ کیا یا چھوٹ گئے
قریہ میں کسی نے اعتکاف نہ کیا تو سارے محلہ والے گنہگار
ہوں گے۔ اعتکاف ایسی مسجد میں کرنا چاہئیے۔ جہاں نماز
باجماعت ہوتی ہو۔ معتکف حوائج ضروریہ اور نماز کے لئے مسجد
سے نکل سکتا ہے۔ بلا ضرورت مسجد سے نکلا مگر فراغت کے بعد
بلا وجہ لوٹنے میں تاخیر کی تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ واجب
غسل کے علاوہ کسی غسل کے لئے بھی مسجد سے نکلنا درست نہیں
اعتکاف میں بالکل خاموش رہنا مکروہ ہے۔ نیک اور اچھی
باتیں کرنا۔ وعظ و نصیحت کرنا دین کی باتیں سیکھنا، سکھانا
درود، تلاوت قرآن مجید اور تسبیح میں مشغول رہنا مستحب ہے

روزے کا فدیہ

وہ شخص جو پیرانہ سالی اور ضعف جس کے بعد قوت
حاصل ہونے کی امید نہ ہو اس پر فدیہ لازم ہے۔ اور ہر
روزے کے بدلے پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو
یا ان کی قیمت کا کوئی اور غلہ فدیہ میں دینا چاہئیے۔ نماز کا فدیہ
بھی اسی قدر ہے۔

انتخابی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ لانڈھی کا ایک انتخابی
اجلاس مورخہ ۸-۴-۹۰ کو جامعہ مصباح القرآن لانڈھی
شیر پاؤ کالونی میں منعقد ہوا۔ اجلاس نے متفقہ طور پر مولانا
عبدالقیوم ربانی کو جنرل سیکرٹری اور مولانا محمد عمر فاروقی کو امیر
منتخب کیا۔

جامعہ مسجد فاروقِ اعظم زیرِ تعمیر ہے

جس کی لمبائی ۱۰۰ فٹ چوڑائی ۲۸ فٹ ہے مسجد کی تعمیر کے لئے مسلمانوں سے اپیل ہے کہ سریہ سیمنٹ اور اینٹوں کی ضرورت ہے مخیر حضرات مسجد کے لئے دل کھول کر امداد فرمائیں نیز یہ مسجد جامع انوار العلوم فاروقیہ ۱۷ R.P. بستی نزد بصیرہ محلہ فاروق آباد کے زیر انتظام ہے مدرسہ اس وقت ۲۹ ہزار روپے کا مقروض ہے مدرسہ میں قرآن مجید حفظ و ناظرہ بمعہ تجوید اور درس نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مدرسہ اور مسجد کے لئے ضرور بالضرور تعاون فرمائیں مدرسہ و مسجد پسماندہ علاقہ میں ہے تعاون کرنے والے حضرات خود موقع پر پہنچ کر تعاون فرمائیں یا ڈاک یا ڈرافٹ کے ذریعہ بھیج دیں۔ مسجد کے لئے اور مدرسہ کے لئے تعاون کرنے والے حضرات وضاحت ضرور کریں۔ مدرسہ زکوٰۃ کا مستحق ہے۔

مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

المرسل: حکیم محمد ابراہیم مسکین

بانی و ناظم اعلیٰ مسجد و مدرسہ جامعہ انوار العلوم فاروقیہ (رجسٹرڈ)
بستی بند میں نزد بصیرہ تحصیل و ضلع مظفر گڑھ ڈاک خانہ بصیرہ کوڈ ۳۴۲۰۰ فون

ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی صدر کا پیغام

ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی صدر صاحبزادہ سلیمان منیر نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے کی حیثیت سے نسیم احمد نامی جس شخص کو بھیجا گیا ہے اس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ وہ قادیانی ہے انہوں نے کہا کہ کوئی بھی قادیانی اسلام یا اسلام کے نام پر قائم سلطنت سے مخلص نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اسلام غدار ہیں اور ویسے بھی یہ مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ازلی دشمن ہیں۔ ان کا گرو مرتد محمود احمد پسر غلام قادیانی پاکستان کے خاتمے کی پیش گوئی کر چکا ہے۔ اور یہ تمام اس کے چیلے قادیانی اپنے گرو کے ناپاک عزائم والے خواب کی تعبیر کر کے اکھنڈ بھارت بنانا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں ان کے تمام روابط اسلام اور پاکستان دشمن قوتوں خاص کر بھارت اور اسرائیل کے ساتھ ہیں۔ اور اب جبکہ مسئلہ کشمیر حل ہونے کو ہے اور کشمیر کے مسلمان اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور پاکستان کے عوام اپنے کشمیری بھائیوں کی اس جدوجہد آزادی میں برابر کے شریک ہیں۔ یہ قادیانی بھارت اسرائیل روس امریکہ اور دیگر اسلام دشمن طاقتوں کے ساتھ مل کر پاکستان کو ختم کرنے کی سازشوں میں مصروف ہیں اور اندرون ملک اور بیرون ملک ایسے حالات پیدا کر رہے ہیں کہ پاکستان میں خانہ جنگی کی کیفیت پیدا ہو جائے اور لوگوں میں نفسا نفسی اور افراتفری پیدا ہو جائے جس کی بنا پر یہ سازش اور ساز باز کر کے اپنے ناپاک اور گھنونے عزائم کو عملی جامہ پہنا سکیں انہوں نے کہا کہ ختم نبوت یوتھ فورس کے تمام کارکن قادیانیوں کی ان سازشوں سے لمحہ بہ لمحہ خبردار رہیں اور ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اور پاکستان اور کشمیر کے موجودہ حالات سے انہیں قطعاً کوئی فائدہ نہیں اٹھانے دیں گے کہ یہ اپنے مذموم عزائم کو پورا کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت کو بھی ہر قدم سوچ سمجھ کر رکھنا چاہئیے اور ایسے حالات میں جبکہ بے چینی اور اضطراب ہے اور ہمارے کشمیری بھائی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھنی چاہئیے مسئلہ کشمیر پر مکمل کامیابی حاصل کرنے کے لئے اور اس کے لئے عالمی رائے عامہ ہموار کرنے کے لئے ہمیں اقوام متحدہ میں مخلص اور محب وطن مسلمان نمائندہ تعینات کرنا ہوگا اور یہ بات ویسے بھی انتہائی شرمناک ہے کہ دس کروڑ مسلمانوں کی عظیم اسلامی سلطنت کی نمائندگی ایک ایسے شخص کے ذمہ ہے جو مشکوک ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے رہنماؤں نے حکومت کو جلسے جلوس قرار دادوں اور ملاقاتوں کے ذریعے ذرائع ابلاغ کے ذریعے بار بار آگاہ کیا اور متنبہ کیا کہ وہ ہوش کے ناخن لے اور کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کی تعیناتی اسلام اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی بقاء و سالمیت اور استحکام کے لئے خطرناک ہے اس کے باوجود حکومت کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے قادیانیوں کے خلاف سرد مہری سے کام لیا اور اس فتنہ کے خاتمے کے لئے کوئی عملی اقدامات نہ کئے تو یہ اس کے لئے انتہائی خطرناک ہوگا۔

غلام سرور چیمہ وضاحت کریں

مری: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل مری کے امیر الحاج مولانا قاری محمد اسعد اللہ عباسی نے مرکزی جامع مسجد خلفاء راشدین، لوئر بازار مری، جامع مسجد سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ترحیدی چوک لورہ ہزارہ اور پریس کلب مظفر آباد آزاد کشمیر میں عظیم الشان اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے قادیانیوں کی طرف سے پاکستان اور عالم اسلام کی طرف سے جانے والی ناپاک سازشوں کو بے نقاب کرتے ہوئے موجودہ حکمرانوں پر زور دیا کہ وہ پاکستان کے تحفظ اور اس کی سلامتی کی خاطر حساس پوسٹوں سے قادیانیوں کو فوری برطرف کریں الحاج قاری محمد اسعد اللہ عباسی جو کہ گذشتہ ایک سال تک انگلینڈ یورپ سے تبلیغی کام کرنے کے بعد وطن واپس آئے ہیں نے یورپ میں مجلس عالمی تحفظ ختم نبوت کی عظیم الشان تبلیغی خدمات کا مفصل تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیوں کی بیرون ممالک میں مؤثر سرکوبی کی ہے اور عالمی اسلامی برادری کو عقیدۂ ختم نبوت کے منکرین کے اصلی روپ سے آگاہ کیا ہے یہی وجہ ہے کہ آج قادیانی مرزائی کا لفظ گالی بن کر رہ گیا ہے مولانا عباسی نے کہا کہ عالمی مجلس کی کوششوں سے قادیانی پوری دنیا میں رسوا ہو چکے ہیں۔ کیونکہ حضور ختمی نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا ختم نبوت کے غداروں کے لئے خالق کائنات نے اپنی وسیع زمین تنگ کر دی ہے انہوں نے ملک پاکستان میں مسلح افواج اور سول کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کو فوری نکالنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں اقوام متحدہ کی خاموشی کو قادیانی مندوب نسیم احمد کی سازش قرار دیا اور کہا کہ بلا تاخیر قادیانی مندوب کو برطرف کیا جائے مولانا عباسی نے سابق چیف سیکرٹری سندھ کنور ادریس قادیانی جو آج کل خود مختار سی پورٹ اتھارٹی کا چیئرمین ہے اور فاروق الملک قادیانی جو سیالکوٹ میں پیپلز ورکس پروگرام کا ضلعی ایڈمنسٹریٹر ہے کی برطرفی کا فوری مطالبہ کیا۔ نیز مولانا عباسی نے مطالبہ کیا کہ وفاقی وزیر مملکت برائے دفاع غلام سرور چیمہ اپنے قادیانی نہ ہونے کی فوری وضاحت کریں ورنہ مجلس راست اقدام پر مجبور ہوگی۔ مولانا عباسی نے اعلان کیا کہ رمضان شریف کے بعد مری میں کل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے گی۔

قادیانی روزنامہ الفضل بند کیا جائے

فیصل آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے قادیانی مذہب کی تبلیغ کرنے اور انجہانی مرزا بشیر الدین محمود حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو (رضی اللہ عنہ) کا ترجمہ لکھنے پر روزنامہ الفضل کی انتظامیہ ایڈیٹر نسیم سیفی قادیانی پبلشر آغا سیف اللہ قادیانی پرنٹر قاضی منیر احمد قادیانی کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ ، بی اور ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان تھانہ ربوہ میں پرچہ درج کر کے ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھیجا جائے اور منافرت و لاقانونیت پھیلانے پر امن عامہ آرڈیننس ۱۹۶۰ء MPO کے تحت اور پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈیننس کی دفعہ ۹۹ الف کی شق نمبر ۲۳ (سی سی) کے تحت روزنامہ الفضل ربوہ کو بند کر کے ضیاء الاسلام پریس ربوہ کو سر بمہر کیا جائے۔ انہوں

نے کہا کہ قادیانی جماعت کے ترجمان الفضل ربوہ نے ۱۹ فروری کو آنجہانی مرزا بشیرالدین محمود قادیانی عرف فضل عمر کا نمبر شائع کیا ہے جس کے سرورق پر مرزا طاہر احمد ہیڈ آف دی لندن کا ایک خط معہ "دشت طلب میں" کے عنوان سے ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں قادیانی حافظ مختار احمد شاہجہانپوری اور اندر کے صفحات پر مرزا بشیرالدین محمود عرف فضل عمر اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو (رضی اللہ عنہ) کا ترجمہ لکھا ہے جبکہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت قادیانی

قادیانی آرڈیننس کے تحت مقدمہ درج کیا جائے

فیصل آباد (...) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صوبائی حکومت اور ڈپٹی کمشنر و ایس پی جھنگ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ۲۰ فروری کو ربوہ میں قادیانی جلوت گاہ مبارک اور لجنہ ہال میں یوم مصلح موعود (مرزا بشیرالدین محمود آنجہانی) کے نام پر دفعہ ۱۴۴ کی دفعہ خلاف ورزی کرتے ہوئے دو جلسے کرنے، قادیانی مذہب کی تبلیغ کرنے اور اسلام کا تمسخر اڑانے پر سرکردہ قادیانیوں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی ۱۸۸ تعزیرات پاکستان اور ۱۶ ایم پی او کے تحت تھانہ ربوہ میں پرچے درج کئے جائیں۔ اور قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے آر ایم ربوہ کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے انہوں نے کہا کہ ربوہ کے قادیانیوں نے جلسے جلوسوں پر پابندی کے باوجود ۲۰ فروری کو غیر قانونی طور پر دو اجتماعات کئے جن میں حکیم خورشید احمد قادیانی، مبارک احمد قادیانی، غلام باری سیف قادیانی، سلطان محمود انور وغیرہ اور لجنہ کی صدر نے قادیانی مذہب کی تبلیغ اور اسلام کے خلاف تقریریں کیں اور سرکاری پرائمری اسکولوں میں چھٹی کرائی گئیں اور قادیانیوں کے جلوس غیر قانونی طور پر کلمہ طیبہ کا ذکر کرتے ہوئے جلسہ گاہ آئے مقررین نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی معراج نہیں ہوا تھا اور احمدیت ساری دنیا میں پھیلے گی اور کشمیر میں جو آزادی کی لہر چل رہی ہے جو ہمارے مصلح موعود کی پیش گوئی کے مطابق ہے۔

سات ذکریوں کا قبول اسلام

پنجگور، جنوری۔ گذشتہ دنوں سات ذکری بھائیوں نے یہاں پنجگور میں حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب نائب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے ہاتھوں اسلام قبول کر لیا۔ انہوں نے مشرف باسلام ہو کر بتایا ہے کہ ہم ذکری مذہب کو باطل سمجھتے ہیں۔ ہم ذکری مذہب کے عقائد و خرافات سے بیزار ہو گئے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے کہ تمام اقوام عالم کے لئے نجات کا ضامن ہے۔

مولانا رحمت اللہ صاحب نے ان کو مشرف باسلام کر کے انہیں مبارکباد دی اور دیگر ذکریوں کے نام مولانا صاحب نے یہ پیغام بھی دے دیا کہ اسلام کا سایہ امن و عافیت آپ سب کے لئے نجات کا ضامن ہے اس موقع پر مجلس تحفظ ختم نبوت مکران کے مبلغ قاری فضل الرحمٰن فاروقی بھی موجود تھے۔ یہاں پر یہ بات نہایت خوش آئند ہے کہ یہ تمام نومسلم ذکری ایک ایک چلے کے لئے تبلیغ کے لئے رائے ونڈ چلے گئے۔ تاکہ دینی معلومات حاصل کر کے اپنی اصلاح حاصل کر سکیں۔

امریکی محکمہ خارجہ کی انسانی حقوق کی رپورٹ پر نکتہ چینی !

کوئٹہ (خ۔ن رپورٹ) مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے رہنما مولانا رحمت اللہ پنجگوری نے ایک بیان میں کہا کہ امریکی محکمہ خارجہ کی انسانی حقوق کے بارے میں جاری ہونے والی سالانہ رپورٹ کہ پاکستان میں قادیانیوں کے ساتھ نامناسب سلوک کیا جا رہا ہے انہوں نے الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ قادیانی سامراج کے ہمنوا ہیں انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی پاکستان میں آبادی چار لاکھ سے بھی کم ہے یہ پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانا چاہتے ہیں اس اقلیت نے پاکستان کی اکثریت مسلمانوں پر ظلم و تشدد کیا ان کے خلاف چلائی جانے والی تحریکوں میں ۲۵ ہزار سے زائد مسلمان شہید ہوئے۔ مولانا رحمت اللہ نے کہا کہ اس سے قبل امریکی سینٹ کی خارجہ کمیٹی نے پاکستان کو امداد دینے کے لئے یہ شرط عائد کی تھی کہ پاکستان کی حکومت امریکہ کو ہر سال ایک سرٹیفکیٹ دے کہ قادیانی پاکستان میں محفوظ ہیں انہوں نے کہا کہ یہ امر باعث حیرت ہے ایک مرتبہ امریکی حکومت نے قادیانی سربراہ مرزا طاہر کی ہدایت پر پاکستان کی امداد روک دی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ امر باعث حیرت قرار دیا اور کہا کہ پاکستان کی اکثریت کو قادیانیوں کی سازشوں سے محفوظ رکھا جائے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں انسانی حقوق کی رپورٹ تیار کرنے والی کمیٹی میں ایک ریٹائرڈ جج مسٹر دراب پٹیل شامل ہیں جو پارسی اقلیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی کمیونٹی آبادی ہاتھوں پر گنی جا سکتی ہے۔ یہ بلوچستان کے وسائل پر قابض ہیں۔ ان کے بڑے بڑے کارخانے ہیں اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں، اس کی اقلیت کو تو کبھی مسلمانوں سے شکایت نہیں ہوئی۔ اس لئے قادیانیوں کا پروپیگنڈہ بے بنیاد اور من گھڑت ہے۔

قادیانی پریس ربوہ کو سیل کیا جائے

فیصل آباد (...) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی مرتد غیر مسلم کی تیسری جلد شائع کرنے پر مرزا منصور احمد انجمن احمدیہ ربوہ کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان تھانہ ربوہ میں پرچہ درج کر کے اس کتاب کو ضبط کیا جائے۔ اور ضیاء الاسلام پریس ربوہ کو سیل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانی مذہب کی ہر قسم کی تبلیغ و تشہیر پر ہر قسم کی پابندی ہے جبکہ ربوہ کی قادیانی جماعت اسلام کے منافی مواد دھڑا دھڑ شائع کر رہی ہے جبکہ وفاقی حکومت اور پنجاب کی اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت کچھ نہیں کر رہی ہے۔ اور نہ ہی سیکرٹری انفارمیشن پنجاب اور ہوم سیکرٹری قادیانیوں کے خلاف کچھ کر رہے ہیں جبکہ انجمن احمدیہ ربوہ پیشتر ازیں تفسیر صغیر شائع کر چکی ہے۔ اور روحانی خزائن احمدیہ کے نام پر ۲۳ جلدیں چھاپنے کا منصوبہ ہے۔ ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی کی تیسری جلد لاہور کے کسی پریس میں چھپی ہے۔ جبکہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ کا نام چھاپ دیا گیا ہے اور قادیانیوں سے کم قیمت ۸۰ روپے فی جلد وصول کئے جا رہے ہیں۔ اسی طرح الفضل ربوہ نے سالانہ نمبر ۱۹۸۹ء میں شائع کیا تھا جس پر مرزا غلام احمد قادیانی کی قد آدم تصویر چھپی ہے مگر کوئی مقدمہ درج نہیں ہوا۔

قادیانی ڈی ایس پی کی تبدیلی کا مطالبہ

فیصل آباد (...) وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف نے سی آئی اے اسٹاف فیصل آباد کے ڈی ایس پی حبیب اللہ قریشی

باقی صفحہ ۲۱ پر

حفاظ و قراء کیلئے لمحۂ فکریہ!

تحقیق و ترتیب: حسین محمد قریشی ایم اے

بشریت کو قدم قدم پر ٹھوکریں لگتی ہیں کبھی نفسانی خواہشات کی راہ میں سے اور کبھی عدو مبین شیطان لعین کے فریب و تلبیس کی راہ سے اور کبھی شیطان الانس (انسانی شیطان) کے وساوس اور غلط ماحول کے برے اثرات سے لیکن ارحم الراحمین کی رحمت کا سلسلہ قدم قدم پر اس کمزور فطرت انسان کی برابر دستگیری فرماتی رہی ہے عقل جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی۔ اور پھر عقل کی رہنمائی کے لئے انبیاء کی بعثت و رسالت اور آسمانی تعلیمات کا انتظام جاری فرمایا۔ اور امت محمدیہ کے لئے تو اس رحمت کاملہ کے مظاہر رحمت کے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ عبادت و عبودیت کے مظاہر افعال واعمال میں انتہائی تیسیر و تسہیل سہولت اور آسانی اور پھر اس عبادت پر بے کراں اجر و ثواب قدم قدم پر مقبولیت اور رضا مندی کی بشارتیں۔ انہی بیکراں نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ماہ رمضان المبارک ہے جو سراپا رحمت ہے اور یہ وہ ماہ ہے جس میں نعمتوں کی بارش ہی بارش ہوتی ہے۔

ماہ رمضان المبارک میں حفاظ و قراء حضرات سے بعض غیر ذمہ دارانہ امور ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ قراء و حفاظ چونکہ مقتداء کی حیثیت رکھتے ہیں لہذا انہیں خصوصاً بعض کمزوریوں پر نظر رکھنی چاہیئے اور اپنی زندگی سنت نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ڈھالنی چاہیئے۔

سب سے پہلی کمزوری یہ دیکھنے میں آئی ہے کہ حفاظ کرام تراویح کی نماز کے علاوہ بقیہ نماز پنجگانہ میں سستی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ یہ نہایت افسوسناک امر ہے جبکہ نمازوں کی ادائیگی بامر خداوندی "وارکعوا مع الراکعین" لازمی اور باعث درجات ہے احادیث مبارکہ میں تارک جماعت کے لئے سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں۔ نماز ایک اجتماعی عبادت ہے جو فرد لا مکتیں حسن میں لئے ہیں اور رمضان المبارک میں نور علیٰ نور کا مصداق ہے۔ ہمارے نوجوان طبقہ کو خصوصاً نماز پنجگانہ باجماعت کا التزام کرنا چاہیئے۔ ایسے ہی عام طبقہ اور علماء و حفاظ کیلئے تو اشد ضروری ہے۔

ہمارے حفاظ حضرات بعض ایسے بھی دیکھنے میں آئے ہیں کہ پورا سال تو صاف شیو کرتے ہیں مگر جونہی رمضان قریب ہوا چہرے سے ہاتھ روکا اور کچھ خشخشی داڑھی نمودار ہو کر تراویح کے لئے آگے بڑھا۔ اور ماہ نکال دیا۔ یہ بھی نہایت ہی منافقانہ اور قابل افسوس سی بات ہے یاد رہے داڑھی کی شرعی مقدار ایک مشت ہونی چاہئے مشت سے کم داڑھی رکھنا جرم عظیم ہے اور ایسے امام کی اصلاح کرنی چاہیئے۔

حفاظ کرام بعض اوقات مصلیٰ سنانے سے پہلے شرائط لگاتے ہیں یا اس کا ایک ذہن ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے اختتام پر ہمیں نوازا جائے گا۔ اس بارے میں معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن حکیم پر اجرت لینا قطعی حرام ہے اگر پہلے سے طے کرتے ہیں کہ اتنی رقوم دینی ہے تو یہ نہایت ہی فعل شنیع ہے اس سے تراویح کی روح چلی جاتی ہے

حافظ قرآن کو صبر و استقامت سے قرآن کریم کا ختم احتساباً للہ کو مدنظر رکھتے ہوئے صلوٰۃ تراویح کو پورا کرنا چاہیئے اور مادی فائدوں کو بالائے طاق رکھکر بلندی درجات مطمع نظر ہونی چاہیئے۔ ایک شکایت جو عام سی ہوگئی ہے کہ حفاظ کرام قرآن کا خیال بالکل نہیں رکھتے۔ زیادہ جلدی کی وجہ سے تلفظ بھی صحیح نہیں ادا ہوتے اس لیئے حفاظ سے یہ بھی عرض ہے کہ اصل میں قرآن کریم کے برکات حاصل کرنا مقصود ہیں مگر قرآن کریم کی اس طرح تلاوت ہو کہ تلفظ تک بھی صحیح نہ ہو۔ تو یہ وبال جان ہے۔ ایسی تراویح کے بجائے تو قصار سور یعنی الم ترکیف سے تراویح کا پڑھا لانا بہتر ہے علماء کرام کا بھی یہی فتویٰ ہے اللہ ہمارے عمر رسیدہ نوجوانوں اور ماؤں کو رمضان سے پورا پورا استفادہ کی توفیق دے
آمین

بقیہ: آہ!

لو گے۔ تم بہت بڑی حماقت میں مبتلا ہو۔
ہم تو اس امام کے مقلد ہیں جن کا جنازہ جیل سے نکلا تھا ہم تو اس سید کے پیروکار ہیں جس نے فرنگی کے خلاف جہاد کو عین اسلام قرار دیا تھا۔

مولانا حق نواز شہیدؒ نے ہر میدان میں اپنی قابلیت کا لوہا منوایا۔ قادیانیت سمیت تمام فتنوں کا مقابلہ و محاسبہ کیا۔ سماجی مسائل ہوں یا مذہبی عریانی و فحاشی کے خلاف جنگ ہو یا میدان پند و موعظت عوام کے حقوق کی بات ہو یا ارباب اقتدار کے غلط اقدام کے خلاف یلغار الغرض، خطابت ہو یا سیاست مخالفت ہو یا موافقت انہوں نے ہر میدان میں اپنی عظمت اپنے زمانے سے منوائی

ع تاریخ میرے نام کی تعظیم کرے گی

عشق رسول مقبول ﷺ و عشق اصحاب محمد ﷺ مولانا کے رگ و پے میں سمایا ہوا تھا انہوں نے ناموس رسول کریم ﷺ اور ناموس صحابہؓ کے لئے بے پناہ قربانیاں دیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ عشق اصحاب نبوت کے اس گھرانے ان کو زمانے کے ہر خوف سے بے نیاز کر دیا ہو۔ جب بھی اصحابؓ رسول کا ذکر آیا حق نواز جھک گیا اور ان کی عزت و احترام کے لئے دیوانہ وار تڑپا یہی تڑپ اور سیمابیت ان کو جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں لے گئی۔ عشق اصحابؓ رسول ﷺ آپ کے معمولات حیات کا ایک ایسا پہلو ہے کہ کوئی حقیقت پسند مورخ اسے نظر انداز نہیں کر سکتا ؎

تصور دین کو اب کسی بھی ابرہہ کا ڈر نہیں
اس نے پیدا کر دیئے اس گھر میں لاکھوں جاں نثار
اپنے دشمن سے وہ کرتا تھا ہمیشہ درگزر
دشمن دین سے نہ تھا مگر دیوانہ وار
اے الہ العٰلمین، اے رب التواب الرحیم!
اس کو جنت میں عطا کر سرور دین کا جوار

شہید اہل سنت کو خراج عقیدت پیش کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ ہم ان کی روشن کی ہوئی شمع کو لے کر آگے بڑھیں اور تاریکیوں کے خلاف جہاد میں ولولہ تازہ بھر دیں اس راہ جہاد میں شہید مولانا کی روشن خدمات ہماری رہنمائی کرتی رہیں گی۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ دفاتر، مدارس، مساجد، ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے، اردو، انگریزی عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے، جامع مسجد ربوہ دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں۔ جب کہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کئے جا چکے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کارِ خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکوٰۃ صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ - والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

خان محمد

(فقیر)

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

کراچی میں الائیڈ بنک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۵۹، میں براہ راست جمع کرا سکتے ہیں